الحمد للہ

مسئلہ علم غیب میں اعلیٰحضرت مجدد دین وملت جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب
نور اللہ مرقدہ کا ایک مبارک ارشاد مسمی بنام تاریخی

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ

جسمیں ایک سو بیس (۱۲۰) عبارات ائمۂ دین و علمائے معتمدین سے ان امور کا روشن ثبوت دیا کہ (۱) انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والثنا کو علوم غیب عطا ہوئے (۲) عرش تا فرش شرق تا غرب روز اول تا روز آخر کے کائنات اُنپر روشن کیے گئے (۳) آیات نفی سے یہ مراد (۴) تکفیر فقہا کا یہ مفاد (۵) وہابی افترا و عیاری (۶) منکران علم غیب پر قرآن عظیم نے فتوائے کفر دیا (۷) اُسکے جواب میں اسمٰعیل بوری و جناب گنگوہی صاحب وہابیہ نے علما و اولیا و ائمۂ اہل بیت و صحابہ و انبیا و خود سید الانبیاء یہانتک کہ خود حضرت کبریا کو کافر و مشرک بنا دیا مع تمہید مسمی بنام تاریخی

رماح القہار علی کفر الکفار

۱۳۲۸ھ

جسمیں بارہ غایۃ المامول وہابیہ کے مکر اور سیف النقی کی بیحیائیوں کا ذکر ہے جس نے کسی عاقل کے نزدیک وہابیہ کو قابل خطاب نہ رکھا

مطبع اہلسنت وجماعت بریلی میں طبع ہوا

بار سوم ۵۰۰ جلد — قیمت ہر نسخہ ۳

باہتمام جناب مولانا مولوی حاجی حکیم ابوالعلا امجد علی صاحب اعظمی رضوی چھپ کر شائع ہوا

رماح القہار علی کفر الکفار

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

الحمد للہ ہادی القلوب و افضل الصلاۃ والسلام علی النبی المطلع علی الغیوب المنزہ
من جمیع النقائص والعیوب وعلی آلہ وصحبہ المطہرین من الذنوب القاہرین علی کل
شقی مفتر کذوب صلاۃ وسلاما یتجددان بکل طلوع وغروب اللہ عزوجل جن قلوب
کو ہدایت فرماتا ہے انکا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریت شیطان اپنے وسوسے شوشے
کچھ ڈالتی بھی ہے تو ہرگز اُسپر اعتماد نہیں کرتے کہ اونکے ربنے فرمایا ہے ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا
اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کچھ خبر لائے تو فوراً تحقیق کر لو بے تحقیق اعتبار نہ کر بیٹھو پھر جب کہ مرحق اپنی
جھلک اُنہیں دکھاتا ہے فوراً انکا وہ حال ہوتا ہے جو اُنکے ربنے فرمایا والذین اتقوا اذا مسہم طئف
من الشیطن تذکروا فاذا ہم مبصرون ۔ ہوشیار ہو جاتے اور اُنکی آنکھیں کھل جاتی ہیں ابلیس لعین کی
ذریت نے جو پردہ ڈالنا چاہا تھا دھواں بنکر اُڑ جاتا اور آفتاب حق اپنی نورانی کرنوں سے شعاعیں ڈالتا چمک
آتا ہے وہابیہ خذلہم اللہ تعالی نے جب اللہ تعالی واحد قہار اور اُسکے حبیب سید ابرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی توہین وتکذیب اُس حد تک پہنچائی کہ ابلیس لعین کی ہزار ہا سالہ کمائی پہ فوق لیگئی ادہر اللہ تبارک و تعالی نے

نے اپنے بندہ عالم اہلسنت مجدد دین و ملت دام ظلہم الاقدس کو اُن خبثا کی سرکوبی پر مقرر فرمایا الحمدللہ
سرکوبی بھی وہ فرمائی جس سے عرب و عجم گونج اٹھے اکابر علمائے کرام حرمین شریفین نے اُن شیاطین کے
اقوال تکذیب و توہین پر اُنکو کافر مرتد زندیق ملحد لکھا اور صاف فرمادیا کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر
جوایسوں کے ان اقوال پر مطلع ہوکر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انھیں کی طرح کافر ہے کہ اُسنے
اللہ عزوجل کی عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو ہلکا جانا جنکے بدگو ہیں انکو کافر نہ مانا
الحمدللہ یہ مبارک فتویٰ مسمی بہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ۱۳۲۴ ایسا بے نظیر مرتب ہوا جس نے [illegible]
کے دلوں میں رعب قلعوں میں زلزلے ڈالدیے پھر نفیس بے مثال تمہید ایمان بآیات قرآن ۱۳۲۶ اس
محمدی خنجر پر اور اسکی صیقل ہوئی جسنے خدا و رسول کے دشنام دہندوں کے سب حیلے مٹا دیے اور
عیاں کھول کر دکھا دیا کہ صرف قرآن عظیم کی آیتوں نے اُن پر حکم کفر لگا دیے کافروں کے پاس اسکے جواب کیا ہوتے
اور بے توفیق الٰہی توبہ کیونکر کرتے ناچار مکر فریب جھوٹ کذب تہمت افترا بہتان گالیوں زبانوں پر اُترے
جو عاجزوں کی پچھلی تدبیر ہے خادمان سنت نے گالیوں سے اعراض اور اپنی ذات سے متعلق تہمتوں افتراؤں
سے بھی اغماض ہی کیا باقی دھوکے بازیوں کے جواب ظفر الدین الجید و [illegible] و بارش سنگی بر سگان
جانگداز و ضروری نوٹس و نیاز زمانہ و کشف راز وغیرہا رسائل و اعلانات سے دیتے رہے ان رسالوں اشتہاروں
کے جواب سے کفر پارٹی نے پھر ایک کان گونگا ایک بہرا رکھا اصلاً کسی بات کا جواب نہ دیا اور اپنی تائیں نہیں سے
بار بھی نہ آئی جب دیکھا کہ یوں کام نہیں چلتا بالآخر مرتا کیا نہ کرتا پارٹی نے دو تدبیریں وہ بے مثال سوچیں
کہ ابلیس لعین بھی عش عش کرگیا کان ٹیک دیے اُنکے حسن پر غش کرگیا تدبیر اول معارضہ بالمثل یعنی علمائے
اسلام نے کفر پارٹی کے کفریہ پر حرمین طیبین کا فتویٰ شائع فرمایا تمام اسلامی دنیا میں کفر پارٹی ملعونہ پر تھو تھو ہو
رہی ہے پارٹی کے رنگ فق ہوئے حواس گم ہوئے دم اُلٹ گئے چھکے چھوٹ گئے مگر [illegible] کیا ہو اب تو اسکا
جواب نہیں ہوسکتا تو لاؤ مباہلہ کے مسئلے احمقوں کے بہکانے کو انوکھا افترا کی [illegible] چلیں معارضہ بالمثل
کھیلیں یعنی پارٹی نے جو ضروریات دین کا انکار کیا ہے اللہ عزوجل کو جھوٹا مانا ختم نبوت کا [illegible]
کی ہو تو کا راگ چھیڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے کہیں زیادہ ابلیس لعین کے علم کو وسیع مانا جس

پاگلوں، چوپایوں کے علم کو علم اقدس کے مثل بنایا ہو، شیطان لعین کو خدا کی خاص صفت میں شریک ٹھہرایا ہو
ان باتوں پر علمائے اسلام نے کفر و ارتداد کا حکم دیا ہو، دیکھو کسی فرعی اختلافی مسئلے میں عرب کے کسی مفتی کو
ان علمائے کرام نے خلاف پایا تو اسکے متعلق کچھ لکھو ہیں اور اسمیں بھی گھنونی تہمتیں گھڑ کے افترا اپنی طرف سے
لائیں اور باندھیں حکم جن بات انوکھے تو حکم بھی جی سے نکال لیں افترا کی مشینیں تو گھر میں چل رہی ہیں خانگی
سانچے میں ڈھال لیں جس نام کو کہیں ہو سکے خلاف ملنی چاہیے پھر گیا ہو ابلیس سے اور ذریت سے
سوچتے سوچتے ایک مسئلہ علم خمس کا اسمیں مدینہ طیبہ کے شافعی المذہب مفتی برزنجی صاحب کو شبہہ
تھا اور ایک اونھیں کو کیا یہ مسئلہ پہلے سے علمائے امت میں مختلف رہا ہے اکثر ظاہرین جانب انکار
رہے اور اولیائے عظام اور انکے غلام علمائے کرام جانب ثبات اقرار رہے ایسے مسئلہ میں کسی طرح تکفیر یعنی
تضلیل کیسی تفسیق بھی نہیں ہو سکتی مسلمانو مسائل تین قسم ہوتے ہیں ایک ضروریات دین انکا منکر
بلکہ انمیں ادنی شک کرنیوالا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر دوم ضروریات
عقائد اہلسنت ان کا منکر بد مذہب گمراہ ہوتا ہے سوم وہ مسائل کہ خود علمائے اہلسنت میں مختلف فیہ
ہوں انمیں کسی طرف تکفیر و تضلیل ممکن نہیں رہا یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں کسی قول کو
راجح جانے خواہ تحقیقاً کہ دلیل سے اسے وہی مرجح نظر آیا خواہ تقلیداً کہ اسے اپنے نزدیک اکثر علما یا
اپنے معتمد علیہم کا قول پایا کبھی ایک ہی مسئلہ کی صورتوں میں یہ تینوں قسمیں موجود ہو جاتی ہیں۔ مثلاً
اللہ عز وجل کے لیے ید و عین کا مسئلہ قال اللہ تعالی ید اللہ فوق ایدیہم وقال تعالی ولتصنع
علی عینی ید ہاتھ کو کہتے ہیں عین آنکھ کو اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ آنکھ ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے
اللہ عز وجل کیلئے ہیں وہ قطعاً کافر ہے اللہ عز وجل کا ایسے ید و عین سے پاک ہونا ضروریات دین سے ہے
اور جو کہے کہ اسکے ید و عین بھی ہیں تو جسم ہی مگر نہ مثل اجسام بلکہ مشابہت اجسام سے پاک و منزہ ہیں
وہ گمراہ بد دین ہوا کہ اللہ عز وجل کا جسم و جسمانیات سے مطلقاً پاک و منزہ ہونا ضروریات عقائد اہلسنت و جماعت
سے ہوا اور جو کہے کہ اللہ عز وجل کے لیے ید و عین ہیں کہ مطلقاً جسمیت سے بری و مبرا ہیں وہ اسکی دو صفات
ہیں جن کی حقیقت ہم نہیں جانتے نہ انہیں معانی پر محمول کریں وہ قطعاً مسلمان سنی صحیح العقیدہ ہے اگرچہ عدم

تاویل کا مسئلہ اہلسنت کا خلافیہ ہے متأخرین نے تاویل اختیار کی پھر اس سے نہ یہ گمراہ ہوئے نہ وہ کہ اجرا علی الظاہر
بعینہ مذکور کرتے ہیں جسکا حاصل صرف آمنا کہ آمنا بہ کل من عند ربنا بعینہ یہی حالت مسئلہ علم غیب
کی ہے اسمیں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں (۱) اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے بے اسکے بتائے
ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ
والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا (۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم اوروں
سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (۴) جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ
ہے جسمیں اُسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابلیس کے لیے
نہیں ہو سکتا جو ایسا مانے قطعاً شرک کافر ملعون بندۂ ابلیس ہے (۵) زید و عمرو ہر بچے پاگل چوپائے
کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے یہ سب مسائل ضروریات دین سے ہیں اور انکا منکر انمیں ادنیٰ شک لانیوالا
قطعاً کافر یہ **قسم اول** ہوئی (۶) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالی ببرکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علوم غیب
ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلاۃ والسلام معتزلہ خذلہم اللہ تعالی کہ صرف رسولوں کے لیے
اطلاع غیب مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا علوم غیب میں اصلا حصہ نہیں جانتے گمراہ
و بدمذہب ہیں (۷) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو غیوب
خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا ہزارہا احادیث متواترۃ
المعنی کا منکر اور بدمذہب خاسر ہے یہ **قسم دوم** ہوئی (۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تعیین وقت
قیامت کا بھی علم ملا (۹) حضور کو بلا استثنا جمیع جزئیات خمس کا علم ہے (۱۰) جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح
بالجملہ روز اول سے روز آخر تک تمام ماکان و مایکون مندرجۂ لوح محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جسمیں
ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس داخل اور دربارۂ قیامت اگر ثابت ہو کہ اسکی تعیین وقت بھی درج لوح
ہے تو اُسے بھی شامل ورنہ دونوں احتمال حاصل (۱۱) حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حقیقت روح
کا بھی علم ہے (۱۲) جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے یہ پانچوں مسائل **قسم سوم** سے ہیں کہ انمیں خود علماء و ائمہ

اہلسنت مختلف رہے ہیں جسکا بیان بعونہٖ تعالیٰ عنقریب واضح ہوگا انہیں ثبت نافی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہوسکتا جبکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان رکھتا ہو اور ان پانچ کا انکار اُس مرض قلب کی بنا پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلہم اللہ تعالیٰ کے نجس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضائل سے جلتے اور جہاں تک بنے تنقیص وکمی کی راہ چلتے ہیں فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولاھل السنۃ من اللہ احمد رضا آمین اب وہابیہ کی مکاریاں دیکھیے اولاً جب انھیں معلوم ہوا کہ سرکار اعظم مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ کو باتباع اہل ظاہر بعض مسائل قسم سوم میں خلاف ہے جسکا اپنا خلاف تو مسائل قسم اول میں تھا انکار ضروریات دین و توہین حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کرکے خود انھیں مفتی شافعیہ وجملہ مفتیان کرام ہر دو حرم محترم کے روشن فتووں سے کافر مرتد مستحق لعنت ابد ٹھہر چکے تھے جھٹ سب سے ہلکی قسم سوم میں خلاف لا ڈالا۔ دو فائدے سوچکر ایک یہ کہ جب مسئلہ خود اہلسنت کا خلافیہ ہو تو ادھر بھی عبارات علمائے اہل جمائینگی ناواقفوں کے سامنے غل مچانیکی گنجائش تو ہوگی دوسرا سب سے بڑا مُجل یہ کہ مفتی صاحب سے کوئی تحریر ہاتھ آسکیگی جسے بزور زبان وزور بہتان حسام الحرمین کا معاوضہ ٹھہرا سکیں اور گلے پھاڑ کر چیخنا شروع کیا کہ علم غیب میں مناظرہ کرلو ہیے کی پھونکوں سے کہیے کہ مسائل قسم اول تو اصل الاصول مسائل علم غیب ہیں خبیثو تم تو اُنکے منکر ہو کر باجماع علمائے حرمین شریفین کافر ٹھہر چکے ہو انھیں چھوڑ کر سب سے ہلکے مسائل قسم سوم کی طرف کہاں رے جاتے ہو جو خود ہم اہلسنت کے خلافیہ ہیں پہلے مسلمان تو ہو لو پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیڑو اسکی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی ملعون معاذ اللہ عزوجل کے لیے ہمارے ہی سے ہاتھ پاؤں آنکھ کان گوشت پوست استخوان سے مرکب مانے اور جب اہل اسلام اسکی تکفیر کریں تو یدان وعینان میں مسئلۂ خلافیہ تاویل و تفویض ہیں بحث کی آڑ لے اُس سے یہی کہا جائیگا کہ ایسں کے منوے تو تو صراحۃً اُس قدوس متعالی عز جلالہ کو اپنا سا جسم مانکر کافر ہوچکا ہے تجھ سے اور اس مسئلۂ خلافیۂ اہلسنت سے کیا علاقہ۔ دجال کے گدھے پہلے آدمی تو بن مسلمان تو ہو پھر تفویض وتاویل پوچھیو۔ سلمانوان حبثا کے علم غیب سے کا یہ حاصل ہے نعوذ باللہ واضل اعمالھم ثانیاً پیش خویش یہ عبودیتے کا مسئلہ ایک شہور مخصوم آنم ماتوم زنگی کا نور سوم کو دکر کر مسئلہ میں بعون اللہ تعالیٰ خائب وخاسر و ذلیل

۵ ماتوم مجرم
سے اپنی کو خدا کر
کیفر کردار تک پہنچانیں

مخصوم ہوچکا تھا یہانتک کہ علمائے کرام حرم شریف نے اسکا نام ہی بدلکر مخصوم رکھدیا تھا تعین کیا کہ مکہ معظمہ میں تو چھل پہل نہ چلا مجدد دین وملت کے انوار علم نے حرم شریف کے کوچے کوچے کو جگمگا دیا ہے یہاں کے علمائے کرام بعون الملک العلام قریب میں نہ آئیں گے سرکار اعظم مدینہ طیبہ میں ہنوز الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ ۱۳۲۳ کا آفتاب طالع نہیں ہوا اور مفتی شافعیہ کو غس میں اشتباہ ہے ہی وہاں کھل کھیلیں مخصوم ماثوم بزعم ذی ہوش سمجھا کہ استقدر سے اپنے جگری چہیتوں کفر وارتداد کی معیبت زدہ دوستوں کے اندرونی گہرے زخم جانکاہ کا کیا مرہم ہوگا کہ مسئلہ خود اہلسنت کا خلافیہ ہے بڑھ سے بڑھ اتنا ہوگا کہ مفتی صاحب اپنا قول مختار لکھدیں اور دوسرے قول کو خلاف تحقیق بتائیں یہ تو ائمہ وعلما میں صحابہ کرام کے وقت سے آجتک برابر ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہیگا اس سے کیا کام چلیگا لہذا اسمیں یہ نمک مرچ ملائے گئے کہ اعلحضرت مجدد دین وملت نے اپنے رسالہ میں علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سوا علوم ذات وصفات الہی کے جملہ معلومات الہیہ غیر متناہیہ بالفعل کو تفصیل تام محیط ٹھہرایا اور اس احاطہ میں علم الہی وعلم نبوی میں صرف قدم وحدوث کا فرق بتایا ہے مفتریوں پر کمال قہر الہی کا ثمرہ یہ کہ یہ من گڑھت باتیں رسالہ اعلحضرت کیطرف نسبت کیں جسمیں صراحۃً ان اباطیل کا روشن رد ہے جسکا ذکر بعونہ تعالی عنقریب آتا ہے رسالے میں اگر ان باتوں کی نسبت ہاں نہ کچھ نہ ہوتا تو انکا اوسکی طرف منسوب کرنا سخت خبیث افترا تھا نہ کہ رسالے میں تصریح تام روشن وواضح طور پر جن باتوں کا رد ہوا ونھیں کو اوسکی طرف نسبت کردیا جائے اسکی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی ملعون کہے قرآن عظیم میں عیسی مسیح کو خدا لکھا ہے کہ ان اللہ هو المسیح ابن مریم اس سے یہی کہا جائیگا کہ او ملعون مجنون ابلیس کے مفتون سوجھ کہ قرآن عظیم میں ایسا فرمایا ہے یا انکار وارشاد ہوا ہے کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیأ ان اراد ان یہلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا بیشک کافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں تم فرمادو کہ کس کو اللہ پر کچھ اختیار ہے اگر وہ مسیح ابن مریم اور اونکی ماں اور تمام اہل زمین کو فنا کردینا چاہے اعلحضرت نے یہ مبارک رسالہ مکہ معظمہ میں تصنیف فرمایا اکابر علمائے مکہ نے خواہشیں کرکے اسکی نقلیں لیں اس رسالہ کی قسم اول جناب مفتی برزنجی صاحب نے پڑھوا کر سنی حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ زنہار معقول ومقبول نہیں کہ معاذ اللہ خود حضرت ممدوح ایسے اخبث انجس افترائے ملعون تراشیں یا انکا

تراشنا روا رکھیں بلکہ ضرور ضرور ان دل کے اندھوں نے اُس مقدس مفتی کی ظاہری نابینائی سے فائدہ اوٹھایا اور کوئی نہ کوئی ناگفتہ بہ دھوکے فریب یا تحریف تصحیف کی عمل میں لائی گئی ^(ا) انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون والوں نے اپنے برادران المرجفون فی المدینۃ ^(ب) کا ترکہ پایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **ثالثاً** خبثا نے لکھا بھی اور کال بھی نہ کتا حضرت مفتی صاحب نے ان افترائی اقوال پر بھی اتنا ہی **حکم** دیا کہ غلط اور تفسیر قرآن پر بے دلیل جرأت ہے۔ اشقیا کے طائفہ بھر کی چھاتیاں پھٹ گئیں کہ ہائے ہائے رسول کے شہر میں خدا کا قہر سر پر اوڑھا اور کچھ کام نہ چلا ادھر پہونچے بلی دیوبند تھانہ بھون انبہٹہ گنگوہ دہلی پنجاب وغیرہا کے سب پنج عیب جوڑ جوڑ اگر کیشیاں ہوئیں اور ارے پاس ہولی کہ ابلیسی سخرو تم اور غم کرو۔ ارے افترا کی شین تو تمہارے گھر میں چل رہی ہے مجدد ملت پر افترا جوڑے تھے حضرت مفتی صاحب پر جوڑتے ہوئے کیوں ڈرجاتے ہو بنا بر اں پہلے افترا میں وہ جو علوم ذات و صفات الٰہی کا استثنا رکھا تھا اب اپنے ہی چھپے ہوئے رسالہ **غایۃ المامول** سے اُسے بھی اُڑا دیا جناب منور علی صاحب رامپوری ایڈیٹر کو جو اس رسالہ غایۃ المامول کے لانیوالے چھپوانے والے ہیں مسلمان سب سے پہلے انھیں کی دن دہاڑے **چوری اور سرزوری ملاحظہ فرمائیں** رسالے کے صفحہ ۳ پر مفتی صاحب کیطرف منسوب عبارت تو یہ چھاپی ذھب فیہا الی انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علمہ محیط بکل شیٔ حتی المغیبات الخمس وانہ لا یستثنی من ذلک الا العلم المتعلق بذات اللہ تعالی وصفاتہ جسمیں علم متعلق بذات الٰہی و صفات الٰہی کا صریح استثنا موجود ہے اور اس عبارت کے من گھڑت خلاصہ کا ترجمہ آخر کتاب میں یوں چھاپا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم بھی ایسا ہی محیط ہے جیسے اللہ تعالی کا اور آپکے علم اور اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی فرق نہیں سوا حدوث و قدم کے ملاحظہ ہو کہ وہ علم ذات و صفات کا استثنا یک لخت اُڑ گیا اور بلا استثنا جمیع معلومات الٰہیہ کو علم نبوی محیط ماننے کا بہتان جڑ گیا بیچیا بد دین لوگ اکثر افترا کا ٹھاکرتے ہیں اسکا کچھ گلہ نہیں مگر ع چہ دلاور دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ کا سماں اور ہی مزہ رکھتا ہے جس کتاب میں تحریف کریں اسکے ساتھ اُسکی پشت پر چھاپ دیں اور پھر سربازار مسلمانوں کو آنکھیں دکھائیں تف تف تف۔ کفر سے کیا ہوتا ہے جب خدا کی لعنت ہی کا خوف نہیں پھر اس **چالبازی** کی کیا شکایت کہ مفتی صاحب کیطرف عبارت تو یہ منسوب کی

چوری اور سرزوری

٣٤٢٥

الطلنی علی رسالۃ ذہب فیہا جسکا صاف مفاد کہ یہ مضمون اوس رسالہ کا ہے حالانکہ رسالہ ہیں اسکا صاف رد لکھا ہے
اور ہاتھی طائفۂ نجدیت کے امام معصوم سفلی آسمان کذب افترا کے بدر منور اسکے جواب یوں لکھتے ہیں

اپنے دوسرے رسالہ علم غیب کی مجھکو خبر دی اور اسکا یہ مدعا بیان کیا تھی یہ مدعا کی بانی بیان میں تھا کہ
رسالہ میں تا کہ کوئی رسالہ کا تہا بچہ دیکر جھٹ کہنے والا بجز لوٹنے کے کہ فتوی رسالہ میں قول لکھا ہے یا انکار کیا ہے جھوٹی
تھی سی کتر بیونت کا کیا کلام کہ مفتی صاحب کیطرف عبارت تحریر منسوب کی فلوازل جہد انی بیان ان الآیۃ
المذکورۃ لا تدل علی مدعاہ دلالۃ قطعیۃ جسکا صاف ترجمہ یہ کہ تیرے اپنی چلتی اس بیان میں کوئی نکی
کہ آیت انکے دعوے پر ایسی دلالت نہیں کرتی جو یقینی قطعی ہو اب تمہ وہابیت کے منور محل کا چکتا ترجمہ سنئے

آیت مذکورہ تمہارے دعوے کی دلیل نہیں ہو سکتی کہاں نفی تیقن کہ یقینی طور پر اثبات نہیں اور کہاں انکا
کہ دلیل بھی نہیں سکتی دو سطر کے ترجمہ میں یہ ڈھٹائیاں یہ اور ان گھاتیاں یہ دلربائیاں اور پھر دین
و دیانت کا دعوے برقرار ع چوں وضوے محکم بی بی تمیز ✽ پھر یہ شرسیلی جھانولی تو خاص انعام دینے
کے قابل کہ اسی صفحہ ۳ عبارت مفتی صاحب میں قادیانی پھر طائفہ یہ امیر حسن سہسوانی پھر طائفہ
نذیریہ نذیر حسین دہلوی پھر طائفہ قاسمیہ قاسم نانوتوی پھر رشید احمد گنگوہی پھر اشرفعلی
تھانوی یہ سارے کے سارے نام بنام مذکور تھے اور ان سب پر جبکہ وہ اقوال انکے ہوں احکام کفر و
ضلال مسطور تھے تو وہابیت کی منور جان جو شرمائی نظروں سے اسکے ترجمہ پر آئیں تو یوں جھلک دکھا اوپ

ہو جائیں کہ ہندوستان میں کچھ لوگ گمراہ اور اہل کفر ہیں جو ایسا ایسا کہتے ہیں منجملہ انکے غلام احمد قادیانی وغیرہ
وغیرہ ملاحظہ ہو اپنے بانچوں کو کیا وغیرہ وغیرہ کے پردے میں ✽ تھلا دغیرہ کی خاک ڈالکر بلی کیطرح چھپایا ہو عرض
سے عیار ہو سکار ہو جو آج ہو تم ہو ✽ بندے ہو مگر خوف خدا کا نہیں رکھتے ✽ سے ارے میاں کیا کہنا ہے
تمہاری اس وغیرہ کا ✽ یہی پردہ ہو سارے ایمان غیرہ تمھو خیر اکلہ ✽ بریلی کے وہابیہ بھی انھیں حضرت کی
چال پر بھول کر اپنی تبیان والی تحریر سر بازار تشہیر کرا بیٹھے مسلمانوں نے پانسو روپے انعام کا اشتہار دیا
اگر ایک ہفتہ میں اپنے افتراؤں کا ثبوت دیدیں میعاد گزری اور اس سے دو چند زمانہ گزرا اور پھر سہ چند تک
نوبت پہنچی مگر کسی مفتری کو تاب لب کھلنے فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظالمین میں وہ بو ہو ہو بچا

پردہ نشینوں نے کسی اپنے صید کی فرضی آڑ سے دیوبندی کتّیوں کا تیرہ چھاپا پہلے دو شاہد ضیر تھے تو اسمیں افترا
بر افترا افترا بر افترا کے ڈھیر تھے اور دائمی کونڈی ملعون طائفہ اپنے لعنتی افتراؤں کا ثبوت کہاں سے لائے سوا اسکے
کہ لعنتوں پر لعنت غضبوں پر غضب اوڑھے آسمیر مسلمانوں نے **العذاب البئیس** ۱۳۲۸ **علی انجس حلائل
ابلیس** او نیز نازل کیا اور تین ہزار روپے کا اعلان دیا اور انکی مہلت تین ہفتے کر دی اور برہم
شہادت اُنکے انصاف کی ٹوکری در بھنگی وغیرہ کے نام ہو تمیز تھانوی صاحب کے سر دھر دی اگرچہ برسوں
کا تجربہ شاہد ہے کہ وہ تین تو رہے دیکھ کر بھی لب نہ کھولینگے۔ اُنکی مہر دہن تو جب ٹوٹے کہ کچھ گنجائش سوجھے
خیر ایک مدبر تو کفر پارٹی کی تھی دوسری تدبیر لعنت تخمیر آشد ملعونی کی بولتی تصویر فلک شیطنت کی
بدر منیر ابلیس لعین کی بڑی ہمشیر اللہ و رسول پر حملے کے لیے کفر پارٹی کی ننگی شمشیر یعنی رسالہ ملعونہ مخفی
خلائے سے **سیف النقی** آس خبیثہ ملعونہ رسالہ نے وہ طرز اختیار کی کہ وہابیہ خذلہم اللہ تعالی پر سے ۲۵ برس کا
قرضہ ایک دم میں اُترواوے آستانہ علیہ رضویہ سے ۳۵ سال کامل ہوئے کہ وہابیہ کا رد اشاعت پا رہا ہے اور
آجتک بفضل وہاب جل وعلا لاجواب رہا ہے کسی گنگوہی نانوتوی انبیٹھی تھانوی دیوبندی دہلوی امرتسری کو
تاب نہ ہوئی کہ ایک حرف کا جواب لکھیں اور جب مطالبہ جواب کتب کا نام آیا ہے مشکلین طائفہ نے جو مناظرہ مناظرہ
رٹ رہے ہیں وہ وہ چکمہ پھیریاں لیں وہ وہ اوڑان گھائیاں دکھائیں جنکا بیان رسالہ **الاستمتاع
نزدوات القباحات** سے ظاہر شریفہ ظریفہ رشیدہ و رسیدہ نے اپنے اقبال وسیع سے اُنکے ادبار ضیق کو ایسی فراخی
حوصلگی دکھائی ہے کہ چاہیں تو ایک منٹ میں اپنے خصموں کی ایک ایک کتاب کا جواب لکھدیں اور
وہ بھی بے مثل ولا جواب لکھدیں یعنی خصم کا جو قول چاہیں نقل کریں اور اُسکے مخالف جتنی عبارات چاہیں
خصم کے آباواجداد و مشائخ کی طرف سے گڑھ لیں اور انکی تصانیف کے نام بھی تراشلیں اور انکے مطبع بھی
اپنے افترائی سانچے میں ڈھال لیں اور سر بازار کمال حیا آنکھیں دکھانے کو ہو جائیں کہ تم تو یہ کہتے ہو اور
تمھارے والد ماجد اسکے خلاف فلاں کتاب میں یوں فرماتے ہیں تمھارے جد امجد کا فلاں کتاب میں یہ
ارشاد ہے تمھارے مشائخ کرام فلاں فلاں کتابوں میں یوں فرما گئے ہیں ان کتابوں کے یہ یہ نام ہیں فلاں فلاں
مطبع میں چھپیں اور فلاں فلاں صفحہ میں یہ عبارات ہیں۔ ہے اس سے بڑھکر کمال کا ثبوت اور کیا ہوگا اور

بعنایت الٰہی حقیقت دیکھیے تو ان کتابوں کا اصلا کہیں روئے زمین پر نام نشان نہیں نری من گڑھت خیالی
واہیہ و خوابہائے پریشان جنکی تعبیر فقط اتنی کہ لعنۃ اللہ علی الکٰذبین مثلاً (۱) صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب بنام
تحفۃ المقلدین اعلیٰحضرت کے والد ماجد اقدس حضرت مولنا مولوی محمد نقی علیخاں صاحب قدس سرہ العزیز کے نام
سے گڑھی اور بکمال بیحیائی کہدیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۱۵ (۲) صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام ہدایۃ الاسلام
اعلیحضرت کے جد امجد حضور پرنور سیدنا و مولنا مولوی محمد رضا علیخاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے تراشی
اور بکمال ملعونی کہدیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۳۰ (۳) صفحہ ۱۱ و صفحہ ۲۰ پر ہدایۃ البریہ مطبوعہ صبح صادق
کے علاوہ ایک ہدایۃ البریہ مطبوعہ لاہور اعلیحضرت کے والد ماجد روح اللہ روحہ کے نام سے گڑھی اور اپنی تراشیدہ
عبارتیں اسکی طرف نسبت کردیں کہ صفحہ ۲۰ میں فرماتے ہیں صفحہ ۴۱ میں فرماتے ہیں اور سب محض بناوٹ (۴)
صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام خزینۃ الاولیا حضور اقدس انور حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
نام اقدس سے گڑھی اور بکمال شقاوت کہدیا کہ مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۵ (۵) صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب بنام تحفۃ القادریہ
اعلیحضرت کے جد امجد نور اللہ تعالیٰ مرقدہ کے نام سے گڑھی اور بکمال خباثت کہدیا مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۲ (۶)
صفحہ ۲۱ پر اقدس حضرت حضور سیدنا شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات دل سے گڑھے اور بکمال
ابلیسیت کہدیا کہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۷ اور خبیثہ خفیہ نے جو عبارت جی سے گڑھی وہ ہوتی تو مکتوب ہوتی نہ
ملفوظ اور اسکے اخیر میں دستخط بھی یہ گڑھے کتبہ شاہ حمزہ مارہروی عفی عنہ آلہ کی مہر کا تڑکہ اندھی خبیثہ کو ملفوظ
ومکتوب کا فرق تک معلوم نہیں اور دل سے گڑھنت کو آندھی ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے (۷) ع
قدم فسق بیشتر بہتر خبیثہ ملعونہ نے صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب بنام مرآۃ الحقیقۃ حضور پرنور اکرم غوث دوعالم
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم اطہر و انور سے گڑھی اور بکمال بےایمانی کہدیا مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸
(۸) صفحہ ۲۰ پر اعلیحضرت کے دادا ماجد عطر اللہ تعالیٰ مرقدہ کی مہر مبارک بھی دل سے گڑھلی اور اسکی یہ صورت
بنائی | انقی علی حنفی سنی ۱۲۳۰ [?] | حالانکہ حضرت والا کی مہر اقدس یہ تھی جو بکثرت کتب پر طبع ہوئی ہے | مولوی رضا علی خان ۱۲ [?] محمد رضا علی خان [?] |
(۹) حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی وفات شریف سنہ ۱۲۹۷ [?] میں واقع ہوئی خبیثہ نے مہر کا سنہ ۱۳۰۱ [?]
لکھا یعنی وصال شریف کے چار برس بعد مہر کندہ ہوئی تھی جب لعنت الٰہی کا استحقاق آتا ہو آنکہ کان

دل سب بٹ ہو جاتے ہیں (۱۰) تقویۃ الایمان پر سے اعتراضات بزور زبان اٹھا ہو کو صفحہ ہے ایک
تقویۃ الایمان مطبوعہ مصطفائی گڑھی اور اس سے وہ عبارتیں نقل کر دیں جنکا دنیا بھر کی کسی تقویۃ الایمان
میں نشان نہیں جب یہ حالت ہو تو اپنی طرف کی فرضی خیالی تصانیف گڑھ دینے کی کیا شکایت۔ محمد نقی
اجمیری جو کوئی شخص اسکا مصنف ٹھہرایا ہو نا بنا یہ بھی خیالی گڑھا یا گم از کم اسم فرضی ہو ایک بزرگوار نے پہلے کہ
اسی رنگ کا رسالہ حمایت اعلحضرت میں لکھکر یہاں چھاپنے کو بھیجا تھا جسمیں مخالفان حضرت والا کے کلام
ایسے ہی فرضی نقل کیے تھے الحمد للہ اہلسنت ایسی ملعون باتیں کب پسند کریں یہاں سے دھکار دیا تو خاف
ہو کر دس دہابیوں کا پکڑا اور انکو یہ رسالہ سیف النقی بھیجا جھوٹے معبود کے پجاری تو ایسوں کے بھوکے ہی
تھے باسم المعبود الکذاب اللئیم لکک قبول کر لیا اور اعلان چھاپا کہ بندہ کی معرفت یہ رسالہ اور اشرف علی وغیرہ گان کی
جملہ تصانیف ملسکتی ہیں راقم اصغر حسین مدرسہ دیوبند **مسلمان** اپنی ہی عادت پر قیاس کرتا ہو گمان تھا
کہ وہ حضرات رحیا سے رحیا ہوں پھر بھی ایسی سخت سے سخت ناپاک تر خبیث گندی گھنونی ابلیسی ملعون تحریر
کا نام لیتے کچھ تو شرمائینگے جنکی کمال بیحیائیوں ڈھٹائیوں کی نظیر جہان بھر میں کہیں نہ پائینگے مگر واضح ہو اکہ ال
بنفسب انکی ایک حمام میں سب ننگے ہیں مدرسہ دیوبند سے اسکی اشاعت تو دیکھ ہی چکے اب دربھنگی صاحب
کی حیا ملاحظہ ہو ۳ ربیع الآخر شریف کو جناب **تھانوی صاحب** رجسٹری شدہ نوٹس میں استفسار
فرمایا تھا کہ کیا آپ مناظرہ کو آمادہ ہوئے ہیں کہا آپنے دربھنگی کو اپنا وکیل مطلق کیا ہو آج سوا مہینہ گزرا تھانوی
صاحب کو تو حسب عادت جو سونگھ جاتا تھا سونگھ گیا یا دماغ شریف سونٹھ کی ناس سے اونگھتا ہی رہتا ہو اور
بھی اونگھ گیا مگر ۲۰ ربیع الآخر شریف کو دربھنگی جی اوچھلے اور اپنی خصلت و نسبت کے موافق بہت کچھ کلمات
ناپاک اور غلیظ اپنے دہن شریف سے اُگلے اور ایک دو ورق اپنے نصیبوں کیطرح سیاہ فرمایا جس کا حاصل صرف
اسقدر کہ آں ہم تھانوی صاحب کے وکیل ہیں کیا ہم نہیں کہتے کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں تھانوی صاحب
پوچھنے کا تمکو کوئی اختیار نہیں ہم جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں جتنے سوزدوں کے سامنے کہہ دیا
ہو کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں ہاں ہاں ہاں ای لو خدا کی قسم ہم تھانوی کے وکیل ہیں تھانوی جی سے کیوں پوچھو
کتنے وکیل کیا ذمہ نہیں ہم جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں اچھا تھانوی جی نہیں بولتے کہ ہم اُن کے

لطف دیکھیے دربھنگی صاحب تھانوی صاحب کے وکیل بن بیٹھے تھانوی صاحب سے پوچھیے تو وہ نہیں [illegible]
دربھنگی ہی بولتے ہیں کہ ہاں ہم تھانوی کے وکیل ہیں تھانوی کے ماننے نہ ماننے سے کیا ہو
[illegible]

وکیل ہیں تو اونکے نہ بولنے سے کیا وہ سمجھا جائیگا کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں ہم خود تو بول رہے
ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں آئے لوگ گنگوہی جی کی آنکھوں قسم ہم تھانوی کے وکیل
ہیں مسلمانو خدارا انصاف۔ یہ صورتیں مناظرہ کرنے کی ہیں اللہ و رسول کی جیسی عزت اون کی
نگاہوں میں ہو طشت از بام ہو ادی ہو تو عجب ہی کیا حل و حرم میں انپر لعنتوں کا الام تو یہاں بعض
دنیاداری عزتوں کا بھاری بوجھ پڑا کہ دفع الوقتی کو دربھنگی صاحب مغالطہ دہی کے لیے اپنے مونھ

آپ جناب تھانوی صاحب کے وکیل بن بیٹھے اول روز سے تھانوی صاحب پر تمام رسائل و
اعلانات میں یہی تقاضا سوار تھا کہ خود مناظرہ میں آئے ہول کھاتے ہو لکھاؤ اپنے مہر و دستخط سے کسی
کو وکیل بناؤ ہارے اب خدا خدا کر کے وکالت کی بھنک سنی تو اوسکی تحقیقات حرام ہو خود ساختہ وکیل
صاحب کا جبروتی حکم ہو کہ جناب تھانوی صاحب کی مہر کیسی دستخط کہاں کے اُن سے پوچھنا ہی [illegible]
ہو ہم خود ہی جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں اس سے بڑھ کر اور ثبوت کیا ہے۔ تھانوی کو
رجسٹری شدہ نوٹس پہنچا جسمیں وکیل کرنے نہ کرنے کو اُنسے پوچھا وہ نہ بولے لاکھ نہ بولیں اُنکے نہ بولنے سے
کیا ہوا بس اتنا ہی نہ کہ یہ سمجھا گیا کہ اونھوں نے ہم دربھنگی صاحب کو وکیل ہرگز نہ کیا پھر اس سے کیا ہوتا ہے
ہم خود جو فرما رہے ہیں کہ ہاں ہمکو تھانوی جی نے وکیل کیا ہے اس ہماری ہاں کے آگے تھانوی جی کی نہ
ٹوٹے یا ہارے ہوئے یا مال مشغول یا اول فعل یا قول فعل کسی کی کسی کا اصلا اعتبار ہی کیا ہے آپنے نہیں سنا کہ
ع گھر سے آیا ہے تبرنائی ۔ مسلمانو نہ فقط مسلمانو جہان بھر کے ذرا سی بھی عقل و تمیز رکھنے والو کبھی
اس مزہ کی وکالت کہیں سنی ہو گویا اس پیرانہ سالی میں دیوبندیوں نے ٹھیر ٹھار کر دو گز اٹھا کیا سر و
لپیٹ دی گورنمنٹ گنگوہیت نے دربھنگی صاحب کے بیرسٹری کا پٹا لگا دیا کہ موکل کے اقرار انکار کی کچھ
حاجت نہیں فقط انکا فرمانا کافی ہے یا وہ تمام دیوبندیوں خواہ خاص تھانوی صاحب کے گھر کی عام
مختاری کا ڈپلومہ اُنکے سپرد دینا تھا جسکے بعد توکیل کی نسبت دریافت کرنا ہی بے ضابطگی ہے۔ مسلمانو
کیا وکالت یونہیں ثابت ہوتی ہے۔ کیا اس سے دربھنگی صاحب کی محض جھوٹی وکالت کا ہوائی بولانہ
پھوٹ گیا جناب تھانوی صاحب نے دبی زبان بھی اتنی ہانک نہ دی کہ ہاں میں نے وکیل تو کیا ہے کیا ہم

موقوف مناظرہ کرانے کے ہوتے ہیں۔ اللہ اللہ جناب تھانوی صاحب کی یہ گریز فرار یہ ہولناک خوف یہ سکوت یہ صمت اور دوسیر از ناب کی یہ حالتیں اور پھر مناظرہ کا نام بدنام ارے اگر دمی تو خدا نے دی ہی مار ڈالا گیا اور تو ازلی ذلت کھیو انہیں حالتوں پر عظمائے اسلام کو لکھتے ہو کہ خدا نے جو ذلت اور رسوائی آخری عمر میں آپکی گردن کا طوق بنادیا ہو کیا ان ناپاک چالوں اور بے شرمی کے حیلوں سے ٹال سکتے ہیں ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے مصداق ہو کر عزت کی طلب فضول اور عبث ہو ارے منافقو تمہارے اگلے تو اس سے بھی بڑھکر کہہ گئے تھے کہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل پھر معلوم ہو اُسپر قرآن عظیم نے کیا جواب دیا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین و لکن المنفقین لا یعلمون عزت تو اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لیے ہو مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ وہ طاعنہ ہمیشہ الٰہی عزت کو ذلت ہی سے تعبیر کرتے یا اندھے ابلیس کی اندھی نسلوں کو عزت کی ذلت ہی سوجھتی اسی پر تو قرآن عظیم نے فرمایا قاتلھم اللہ انی یؤفکون ۵ خدا انھیں مارے۔ کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ یہی ترکہ اگر آپنے پایا کیا جائے تو شکایت ہو واقعی جنکو اللہ عزوجل اوندھا کرے اون کی اوندھی مت میں اس سے بڑھکر ناپاک چال اور بے شرمی کا حیلہ کیا ہو کہ زید سے پوچھا جائے عمرو جو اپنے آپکو تمہارا وکیل بتاتا ہو کیا تو نے اُسے وکیل کیا ہو۔ اور کمال پاک چال اور بڑی شرمیلی حیا برتی کیا ہو کہ ۲۵ سال ضربیں کھاکر بعض دنیاوی رئیسوں کے ابا و سے جب دم پر بنے تو ایک بے معنی خود وکیل بنے جب فرضی موکل صاحب سے تصدیق طلب ہو کہ کیا آپنے اوسے وکیل کیا تو پھر یا سفر الیجا جواب مع مجیب غائب۔ بس اور تو کیا کہوں اور اُس سے بہتر کہہ بھی کیا سکوں جو قرآن عظیم فرما چکا کہ قاتلھم اللہ انی یؤفکون ۵ غرض یہ تو مناظرہ دہلی کا خاتمہ تھا جو تھانوی صاحب کی کمال وحشت خواری بے تحاشا فراری اور بھنگی بولوں میں اُنکی آخری عمر کی سخت ذلت و خواری پر ہوا اور ہونا ہی چاہیے تھا کہ قرآن فرما چکا تھا ان اللہ لا یھدی القوم الفسقین ۵ اور صاف ارشاد کر دیا تھا قاتلھم اللہ انی یؤفکون ۵ یہاں کہنا یہ ہو کہ رسالہ ملعونہ خبیثہ مذکورہ کے کہ تک پ ملاحظہ فرمایئے اور حاشا وہ اُسکے پیام کو تک بھی نہیں۔ خیال تھا کہ دیوبندی مدرسے اگرچہ اُسکی اشاعت کا اعلان

اگر کوئی دیوبندی ملانا ایسی ناپاک ملعونہ کو اپنی تصنیف کہہ تو لیتا ہے لیکن یہ خیال غلط تھا اب یہ دربھنگی صاحب نہیں نہیں۔ بلکہ کچھ دنوں کے لیے انکے منہ بولے تھانوی صاحب۔ ان ان ہی سارے کے سارے دیوبندیوں کے مشکل کشا مناظر بیرسٹر ایڈیٹر صاحب جماعہ اصول و نظائر اپنے اوسی خواری نامہ ۳۰ ربیع الآخر میں فرماتے ہیں تحریر نہایت ہی اب آپ کی حقیقت کمینی دسیف نقی اور دین کا ڈھکا تو طبع ہوچکا ہی ملاحظہ سے گزرا ہوگا الشہاب الثاقب اور رجم بھی طبع ہونے والا ہو وہ دیکھیے کس فخر کے ساتھ اوس ملعونہ کا نام لیا ہو الله الله مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں دنیا بھر کے عاقلوں سے پوچھ دیکھو کبھی کسی بے حیاسی بے حیا ناپاک سی ناپاک گھنونی سی گھنونی بیباک سی بیباک پاجی کمینی گندی قوم نے اپنے خصم کے مقابل بے دھڑک ایسی حرکات کیں۔ انھیں بیچ کر گندا موتھ پھاڑ کر اون پہ فخر کیے اونھیں سربازار شائع کیا اور اوس پر اتنا ہی نہیں بلکہ سنتے ہیں کہ اونھیں کوئی نئی نویلی حیادار شرمیلی بانکی نکیلی تیجی رسیلی اَلبیلی چنچل اَنیلی اجودھیا باشی آ کھڑی تان لیتی اونچی ہوکر ع نا چے ہی کو جو نکلے تو کہاں گھونگٹ ہو اوس فاحشہ آ کھڑے کوئی نیا غمزہ تراشا اور اوس کا نام شہاب ثاقب رکھا ہو کہ خود اوسی کے شیطان بے حیائی پر شہاب ثاقب ہو اوسیں وہ حیا پردہ گیسو بریدہ افتخار سے استناد استناد سے اعتماد تک بڑھی ہو کہیں تو اوسی ملعونہ بنظم مسماۃ سیف النقی کا آنچل پکڑ کے سند لائی اور کہیں اوسکا بھی سہارا چھوڑ خود اپنی طرف سے وہی بے سُری گائی۔ وہ تازہ غمزہ یاروں تک پہنچا تو انشاء الله العزیز القدیر اوسکی جدا خبر لیجائیگی مسلمانو۔ بلکہ ہر مذہب کے عاقلو کیا یسوع کسی مخاطبہ کا محل رہ گیا یا اونکا عجز الٰکہ آفتاب سے زیادہ روشن نہو گیا بدنصیبوں میں کچھ بھی سکت ہوتی تو ایسی ناپاک حرکت جسکی نظیر کبھی پادریوں ہندوؤں بت پرستوں کسی سے نہ ملے ہرگز اختیار نہ کیجاتی۔

ارے وہم ہو کسی تھانوی دربھنگی سر بھنگی اَنبہٹی دیوبندی نانوتوی گنگوہی امرتسری دہلوی جنگلی کو ہی میں کہ اون سن گڑھت کتابوں اُنکے ضمنوں اونکی عبارتوں کا ثبوت دے اور نہ دے سکے تو کسی علمی بحث یا انسانی بات میں کسی عاقل کے لگنے کے قابل اپنا مونھ بنا سکے سو اسی کو تماشہ بنا کر کوئی مونھ لگا تیرے پہ جو تجھ سے بڑھ کے گندا ہو وہ پاپی مونھ لگے تیرے پہ بھلا یہ تو اصغر سے تبا

در مرتضیٰ حسن جی دربھنگی و حسین احمد جی اجودھیا باشی کے تانگے تھے خود پرانے جہاں دیدہ گرم و سرد چشیدہ عالیجناب تھانوی صاحب کا چرخہ ملاحظہ ہو اسی ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ کی ۲۰ تاریخ کو اعلیحضرت مجدد دین و ملت نے تھانوی صاحب کے نام ایک مفاوضہ عالیہ بنام تاریخی ابحاث اخیرہ ۱۳۲۸ اصدار فرمایا جسکے تذکرات نمبر ۹ میں ارشاد ہوا ہے ”تاکہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجئے کس گھر ے دیجئے مگر والا جناب ایسی صورتوں میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا منہ بند کرتے سہالہ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انھیں لجاتے شرماتے۔ اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم از کم آپکے سکوت نے انھیں شہ دی یہاں تک کہ انھوں نے سیف النقی جیسی تحریر شائع کی جسکی نظیر آجتک کسی آریہ یا پادری سے بھی بن نہ پڑی“ پھر استفسارات میں فرمایا (۷) ”آخر آپ بھی اللہ واحد قہار جل وعلا کا نام تو لیتے ہیں اوسی واحد قہار جبار کی شہادت سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپکے یہاں کے علمائے مناظرین کر رہے ہیں صاف صریح انکے عجز کامل اور نہایت گندے حلۂ بزدل کی دلیل روشن ہیں یا نہیں (۸) جو حضرات ایسی حرکات اور اتنی بے تکلف اختیار کریں چھپوائیں بیچیں بانٹیں شائع و اشتہار کریں پیش کریں حوالہ دیں افتخار کریں آپ امور مذکورہ کو روا رکھیں ترک انسداد و انکار کریں کسی عاقل کے نزدیک لائق خطاب ٹھہر سکتے ہیں یا صاف ظاہر ہو گیا کہ مناظرہ آخر ہو گیا۔

(۹) اوسی واحد قہار جل جلالہ کی شہادت سے یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے مدرسہ دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اس اشاعت کی آپکو اطلاع تو ظاہر مگر اوسمیں آپکا شورہ آپکی شرکت ہے یا نہیں نہیں تو آپکی رضا و رغبت ہے یا نہیں نہیں تو آپکو سکوت اور اس سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں“ تھانوی صاحب حسب عادت خاموش و خود فراموش غرض بات وہی ہو کہ ایک حمام میں سب ننگے

ع بیجا باش و انچہ خواہی کن

بہ تیر ایسوں کے مونھ کہاں تک لگیں اصل بات جس پر اس تمہید کا آغاز تھا عرض کریں کہ اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے انکا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریت شیطان وسوسے ڈالے تو اسپر اعتماد نہیں کرتے پھر جب امر حق جھلکا دکھاتا ہے تو ہوشیار ہو جاتے اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اسکی تصدیق والا حضرت بالا درجت سلمی برکت حضرت

تھانوی صاحب کی خاموشی

سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ حسینی زیدی واسطی مارہروی دامت برکاتہم کا واقعہ
نفیسہ نبیرۂ حضرت والا اجلہ سادات عظام و صاحبزادگان سرکار مارہرہ مطہرہ و تلامذۂ اعلیحضرت تاج الفحول
محب الرسول مولنا مولوی حافظ حاج شاہ محمد عبد القادر صاحب قادری عثمانی بدایونی قدس
سرہ الشریف ہیں لکھنؤ اپنے بعض اعزہ کے معالجہ کو تشریف لائے تھے شیاطین غراب خوار دیوبندیہ
کی غرابیں تو ہندوستان میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلی ہیں حضرت جھوائی ٹولہ میں فروکش
تھے دروازہ کے قریب ایک شب کچھ دیوبندی غرابوں کو آپس میں یہ ذکر کرتے سنا کہ مولوی احمد رضا خاں
صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل ہو گئے ہیں اور یہ عقیدہ کفر کا ہے اور
حسب عادات افترا و تہمت بک رہے تھے حضرت کو بہت ناگوار ہوا مگر اللہ اکبر ادھر رب عز وجل کا
ارشاد کہ ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا جب کوئی فاسق تمہارے پاس کچھ خبر لیکر آئے تو خوب تحقیق
کرلو ادھر حضرت میں دین متین کی حرارت صبح ہی اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کے نام والا نامہ
تحریر فرمایا جس کے ہاشمی تیور یہاں تک تھے کہ بہر نوع مجھکو اپنی تسکین کی ضرورت ہے اگر آپ سے ممکن ہو
تو فرما دیجیے حتی کہ ارشاد فرمایا تھا اگر اس میرے عریضہ کا جواب شافی آپ نہ دیں گے تو یہ عقیدہ علم غیب
کا مجھکو اپنا تبدیل کرنا پڑیگا۔ اعلیحضرت مجدد دین و ملت نے فوراً یہ خط جو اسوقت بنام **خالص
الاعتقاد** آپکے پیش نظر ہے حضرت والا کو رجسٹری بھیجا اور اوسکے ساتھ انباء المصطفی و حسام الحرمین
و تمہید ایمان و بطش غیب و ظفر الدین الطیب وغیرہا بھی ارسال کیے الحمد للہ کہ اسی آیہ کریمہ کا ظہور
ہوا کہ تذکروا فاذا ہم مبصرون ۝ تقوے والوں پر شیطان کچھ وسوسہ ڈالے تو وہ سچا ہوشیار
ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلجاتی ہیں۔ اس خط و رسائل کو تمام و کمال تین ہفتے میں ملاحظہ
فرما کر حضرت والا نے یہ دو گرامی نامے اعلیحضرت کو ارسال فرمائے۔

نامۂ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

و نستعین و نصلی و نسلم علی نبیہ الکریم

حضرت مولٰنا و بالفضل اولٰنا دام ظلّہم و برکاتہم و عمرہم

از احقر سید حسین حیدر بعد تسلیم نیاز عرض خدمت عالی اینکہ   نوازشنامہ عالی صادر ہوا اللہ عزوجل
و تعالیٰ ذات والا کو باین تجدید دنا سیس دین متین سلامت رکھے اس صدی کے مجدد اللہ تعالیٰ نے ہمارے
سب کے واسطے ذات عالی کو بھیجا ہے رسائل عنایت فرمودہ جناب میں نے حرف بحرف پڑھے اور تمام
دن انھیں کے مطالعہ میں گزرتا ہے اگرچہ اس مسئلہ میں جو کچھ میں نے وقتاً فوقتاً آپکی زبان سے سنا تھا
اوسی حبل متین کو مضبوط پکڑے ہوئے تھا اب اس تقریر والا نے تو میرے اس عقیدے کو ایسا فولاد
کر دیا ہے کہ جسکا بیان نہیں فتوی انبا ء المصطفے نے بوجہ اپنی طبع کے مجھکو کوئی فائدہ نہیں دیا اور نہ اس
تحریر کے بعد مجھکو حاجت رہی نسخہ تمہید ایمان کو دیکھکر میں اپنی مسرت کا حال کیا عرض کروں علمائے
حرمین شریفین نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ مشتے نمونہ خروارے ہے اور میرا یہی عقیدہ ہے اخوت اسلامی و رشتۂ
خاندانی سے قطع نظر کرکے ابتداء سے میرا یہی عقیدہ ہے کہ اب ہندوستان و عرب میں آپکا مثل نہیں ہے
اور یہ امر بلا مبالغہ میرے دل میں راسخ ہو گیا ہے وہ لوگ جن سے اس بات میں مجھ سے گفتگو ہوئی تھی
ابھی تک مجھکو نہیں ملے ہیں اب وہ ملیں تو انکو رسالہ حرمین طیبین دکھاؤں اور جواب لوں میں نے
دیوان نعت برادرم حسن رضا خاں صاحب مرحوم کو لکھا مرحوم مجھسے وعدہ فرما گئے تھے کہ بعد طبع
تجھکو ضرور بھیجوں گا او تعالیٰ انکو اپنی آغوش رحمت میں رکھے ۔ مورخہ ۔ ربیع الثانی یوم دوشنبہ رسائل
مطبوعہ جدید مجھکو ضرور مع دیوان بھیجدیں آجکل انھیں سے دل بہلتا ہے مگر یہی مطالعہ میں رہتے ہیں
اللہ تعالیٰ آپکو زندہ و سلامت رکھے زیادہ نیاز فقط احقر سید حسین حیدر از لکھنؤ جھوائی ٹولہ مکان حکیم
حسن رضا مرحوم ۔ اس مدت میں رسائل کیں کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکان جانگداز بھی بفضلہ تعالیٰ
طیار ہو گئے کہ حسب الحکم مع دیوان نعت شریف مصنف حضرت مولٰنا مولوی حاجی حسن رضا خاں صاحب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روانہ خدمت حضرت والا کیے گئے ادھر اس مدت میں حضرت والا کو وہ مخالفین بھی
مل گئے جن کو وہ انکی تلواریں دکھا کر حضرت نے پسپا کیا اور یہ دوسرا نامہ نامی اعضا فرمایا ۔

نامہ دوم

علہ مراد وہ اور کیسے دوم کو بہت تعجب ہوا ... (حاشیہ، ناخوانا)

حضرت مولٰنا سیدنا بالفضل والمجد اولنا دام ظلہم و برکاتہم علی سائر المسلمین بعد تسلیم نیاز آنکہ پولندہ دیوان نعت شریف مع رسائل عطیہ حضور پہنچے اللہ آپکو زندہ رکھے جن لوگوں سے مجھ سے گفتگو ہوئی تھی وہ اونمیں مرتضٰے حسن دربھنگی کے اتباع میں ہیں بارش سنگی و اشتہارات میں نے سب سنائے اوسپر بڑا تعجب ظاہر کیا میں نے کہا کہ مولنا صاحب نے مناظرہ سے انکار نہ فرمایا۔ بلکہ ان شرائط پہ مباحثہ و مناظرہ تمام طائفہ سے منظور فرمایا اشتہارات وغیرہ دیکھکر کہا کہ اون تک پہنچے نہیں ورنہ وہ ایسے تھے کہ رسالہ کا جواب فوری نہ دیتے میں نے عرض کیا کہ یہ تو پرانا بجھا ہوا سچ ہے کہ ڈاک لٹ گئی۔ اوس پر کہا کہ اب ہم تحریر کرتے ہیں رسائل کا نام وغیرہ جو جواب آوے گا آپکو مطلع کریں گے۔ پھر کہا مولوی صاحب کو لازم نہ تھا کہ علمائے دین کی تکفیر کرتے قلم انکا بہت تیز ہے میں نے کہا کہ یہ قوم اعداء اللہ پر جہاد کے لیے پیدا ہوئی ہے اب تلوار نہیں رہی تو خدا تعالے نے وہی کاٹ انکے قلم کو عطا فرمادی ہے اثنائے ذکر میں یہ بھی کہا کہ مولوی رشید احمد صاحب کے ایک شاگرد کے مقابلہ میں مولوی صاحب کا سارا عرب دشمن ہوگیا اگر وہاں سے چلے نہ آتے تو بڑی مشکل پڑتی میں نے کہا یہی ایک فقرہ آپنے سچا فرمایا ہے آپکے مضمون کی شہادت جو علمائے حرمین نے دی ہے وہ میرے پاس ہے اوسے دیکھ لیجیے کیسا کیسا بڑا لکھا۔ مگر اسطرح کا کوئی فقرہ آپ نکال لائیں تو میں مانوں عبارات میں نے پڑھنا شروع کیں اور ان حیادار و مکار رنگ متغیر ہونا شروع ہوا میں لاحول پڑھکر اوٹھ کھڑا ہوا فقط ۲۹-۴-۱۰ مسلمانو ان حضرات کی عیاریاں مکاریاں حیاداریاں ملاحظہ کیں

حضرت والا سید صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی طرح جس بندہ کو خدا عقل و ایمان و انصاف دیگا وہ ان مکاروں ابلیس شعاروں پر لاحول ہی پڑھکر اوٹھے گا اب بعونہ تعالی خالص الاعتقاد مطالعہ کیجیے اور اپنے ایمان و یقین و محبت و غلامی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تازگی دیجیے الحمد للہ رب العالمین و افضل الصلاۃ و اکمل السلام علی سیدنا و مولنا و آلہ وصحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین آمین۔ سید عبد الرحمن غفرلہ

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بشرف ملاحظہ عالیہ حضرت والا درجت بالا منزلت عظیم البرکۃ حضرت مولانا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ بعد تسلیم و آداب خادمانہ عارض (۱) حضرت والا کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ گنگوہ و دیوبند و نانوتہ و تھانہ بھون و دہلی و سہسوان خذلہم اللہ تعالیٰ نے اللہ عزوعلا و حضور پرنور سید الانبیا علیہ و علیہم افضل الصلاۃ والثنا کی شان میں کیا کیا کلمات ملعونہ لکھے چھاپے جن پر حرمین طیبین کے علمائے عرب و ہند نے انکی تکفیر کی۔ کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان و خلاصہ فوائد فتاوے حاضر خدمت ہیں زیادہ نہو تو صرف دو رسالہ اولیں تمہید ایمان و خلاصہ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہو (۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو حالت اضطراب و پیچ و تاب ہو بیان سے باہر ہو دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیخنے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے پرچوں اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے سو سو پہلو سے بحث بدلتے ادھر ادھر پلٹے کھاتے ہیں مگر اصل مسئلہ کا جواب دینا درکنار اوسکا نام لیتے ہول کھاتے ہیں بدگویوں میں مرتضیٰ حسن چاندپوری دیوبندی اور اونکے یار غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی غل مچانے بھٹیں ہلنے تالیاں بجانے کے لیے

منتخب کیے گئے ہیں جن کے علاوہ پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے اون کو پہنچے ہوئے ہیں ان سب کا بھی جواب غائب اور ہیچ بدستور ہے تمام حال حضرت والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب و اشتہار ضروری نوٹس و اشتہار نیازمانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا سب مرسل خدمت ہیں اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کیں کش پنجہ پیچ و رسالہ بارش سنگی و رسالہ پیکان جانگداز کو ملاحظہ سے ظاہر ہوگی یہ سب زیر طبع ہیں بعد طبع بعونہ تعالے اون سے کہدونگا کہ ارسال خدمت اقدس کریں (۳۳) اب چند امور ضروری مختصر اعرض کروں کہ بعونہ تعالے اظہار حق و باطل کو بس ہوں۔

امر اول

ان جاہلوں نے کے علاوہ خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدگویوں نے ادھر یہ مکر گانٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجیے یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا اضلال لگا سکیں اوس کے لیے مسئلہ علم غیب میں افترا چھانٹنے شروع کیے کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم ذاتی بے عطائے الٰہی مانتا ہے کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم علم الٰہی سے مساوی جانتا ہے صرف قدم و حدوث کا فرق کرتا ہے کبھی یہ کہ باستثنائے ذات و صفات الٰہی باقی تمام معلومات الٰہیہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم محیط بتاتا ہے کبھی یہ کہ امور غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم تفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے حالانکہ اللہ واحد قہار دیکھ رہا ہے کہ یہ سب اون اشقیا کا افترا ہے سچے ہیں تو بتائیں کہ انہیں سے کونسا جملہ فقیر کے کس رسالے کس فتوے کس تحریر میں ہے قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ٥ فاذ لم یاتوا بالشھدآء فاولٰئک عند اللہ ھم الکٰذبون ٥ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ٥ یہی بہتانات لوگوں کے سامنے بیان کرکے اونکو پریشان کرتے ہیں اونکا پریشان ہونا حق بجانب ہے پھر اگر کوئی عالم مخالفت کرے تو ضرور اسے لائق و مناسب ہے مفتریان کذاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے استفتا کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد و ابطال میں کرتا فقیر نے کبھی یہ

جو رسالہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ اس باب میں تصنیف کیا جسکی متعدد ونقول علمائے کرام
مکہ معظمہ نے بین السطور تمام خرافات کا رد صریح موجود ہو۔ ان اباطیل کل یا بعض پر جو عالم مخالفت
کرے یا رد لکھے وہ رد و خلاف حقیقۃً انھیں ملعون افتراؤں پر عائد ہوگا نہ اوسپر جو ان اکاذیب بحمد اللہ
تعالے ایسا ہی بری ہو جیسے وہ مفتریان کذاب دین وحیا سے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون۔ حضرت والا کو حق سبحنہ وتعالی شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے اگر براہ کرم قدیم ولطف عمیم
یہاں تشریف فرما ہو کر خادم نوازی کریں تو اصل رسالہ جسپر مولنا تاج الدین الیاس و مولنا عثمن
بن عبد السلام مفتیان مدینہ منورہ کی اصل تقریظات اونکی مہری دستخطی موجود ہیں نظر انور سے گزاروں
فی الحال اوسکی دو چار عبارات عرض کرتا ہوں جن سے روشن ہو جائیگا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ
باطل و بادر ہوا ہیں جسکی نظیر نہیں ہو سکتی ہے کہ کوئی بد باطن کہے اہلسنت کا مذہب صدیق اکبر پر تبرا
اور صدیقہ طاہرہ پر بہتان اوٹھانا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ میرے رسالہ کی نظر اول میں ہے العلم
الذاتی مختص بالمولی سبحنہ وتعالی لا یمکن لغیرہ ومن اثبت شیأ منہ ولو ادنی من ادنی
من ادنی من ذرۃ لاحد من العلمین فقد کفر و اشرک۔ علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اسکے
غیر کے لیے محال ہے جو اوس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر غیر خدا کے لیے مانے
وہ یقیناً کافر و مشرک ہے اوسیمیں ہے اللا تناھی الکمی المخصوص بعلم اللہ تعالی غیر متناہی بالفعل
کو شامل ہونا صرف علم الٰہی کے لیے ہے اوسی میں ہے احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالے
علی جہۃ التفصیل التام محال شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جمیع العلمین اولا و آخرا
لما کانت لہ نسبۃ ما اصلا الی علوم اللہ سبحنہ وتعالی حتی کنسبۃ حصۃ من الف الف
حصص قطرۃ الی الف الف بحر کسی مخلوق کا معلومات الٰہیہ کو بتفصیل تام محیط ہو جانا شرع سے بھی
محال ہے اور عقل سے بھی بلکہ اگر تمام اہل عالم اگلے پچھلوں سب کے جملہ علوم جمع کیے جائیں تو انکو علوم الٰہیہ
سے وہ نسبت نہ ہوگی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندروں سے ہے اوسی کی
نظر ثانی میں ہے ظہر وظہر جمادہ ان شبہۃ مساواۃ علوم الخلق ولو طرا اجمعین لعلوم ربنا

الا الغلبۃ ما کانت تحیط بکل المسلمین ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم ملکر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اوسکا خطرہ گزرے اوسکی بیں سے قد اقمنا الدلائل القاہرۃ علی ان احاطۃ علم المخلوق بجمیع معلومات الالٰہیۃ محال قطعا عقلا وسمعا ہم قاہر دلیلیں قائم کرچکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا عقل وشرع دونوں کی رو سے یقیناً محال ہے اوسکی نظر ثالث میں ہے العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللہ تعالٰی وما للعباد الا مطلق العلم العطائی علم ذاتی اور علم بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لیے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے اوسکی نظر خامس میں ہے لا نقول بمساواۃ علم اللہ تعالٰی ولا لحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالٰی ایضا الا البعض ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لیے علم بالذات جانیں اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع تیسرا مختصر فتوے انباء المصطفے بمبئی ومرادآباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوکر شائع ہوا ایک نسخہ اوسکا رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے اس سے بڑھکر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اوس کا حساب۔

امر دوم

انھیں عبارات سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ علم غیب کا خاصہ حضرت عزت ہونا بیشک حق ہے اور کیوں نہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں اور اس سے مراد وہی علم ذاتی وعلم محیط ہے کہ وہی باری عزوجل کے لیے ثابت اور اوس سے مخصوص ہیں۔ علم عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو یا علم غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع بعض سے ناواقف ہو اللہ عزوجل کے لیے ہو ہی نہیں سکتا اوس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے اور اللہ عزوجل کی عطا سے علوم غیب غیر محیطہ کا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ملنا بھی قطعاً حق ہے اور

کیوں نہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
اللہ اس لیے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے چھانٹ لیتا ہے اور
فرماتا ہے علم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اللہ عالم الغیب ہے تو
اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے اور فرماتا ہے وما ھو علی الغیب بضنین
یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں اور فرماتا ہے ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک ای نبی
یہ غیب کی باتیں ہم تمکو مخفی طور پر بتاتے ہیں جے کہ مسلمانوں کو فرماتا ہے یؤمنون بالغیب غیب پر ایمان
لاتے ہیں۔ ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شے کا اصلا علم ہی نہو اوس پر ایمان لانا کیونکر ممکن لاجرم
تفسیر کبیر میں ہے لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہمکو اوس
غیب کا علم ہے جس پر ہمارے لیے دلیل ہے نسیم الریاض میں ہے لم یکلفنا اللہ الا یمان بالغیب
الا وقد فتح لنا باب غیبہ ہمیں اللہ تعالی نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ
ہمارے لیے کھول دیا ہے فقیر نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے کہا تھا ائمہ و علما جو اپنے لیے
مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کونسا حکم جڑیں امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں
حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں للمجتہدین القدم الراسخ فی علوم الغیب علم غیب میں
ائمہ مجتہدین کے لیے مضبوط قدم ہے مولنا علی قاری (کہ مخالفین براہ نافہمی اس مسئلہ میں انسے سند
لاتے ہیں) مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابو عبداللہ شیرازی سے
نقل فرماتے ہیں نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب
ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پاکر صفت روحانی تک پہنچتا ہے اوس وقت اوسے علم غیب حاصل ہوتا ہے
یہی علی قاری مرقاۃ میں اوسی کتاب عقائد سے ناقل یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی لہ
الغیب وغیب الغیب نور ایمان کی قوت بڑھکر بندہ حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اور اوس پر غیب
بلکہ غیب کا غیب روشن ہو جاتا ہے یہی علی قاری اوسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں الناس ینقسم
الی فطن یدرک الغائب کالمشاھد وھم الانبیاء والی من الغالب علیھم متابعۃ الحس

والوھم فقط وھم اکثر الخلائق فلابد لھم من معلم یکشف لھم المغیبات وما ھو الا النبی المبعوث لھذا الامر آدمی دو قسم ہیں ایک وہ زیرک کہ غیب کو شہادت کی طرح جانتے ہیں اور یہ انبیاء ہیں دوسرے وہ جنہیں صرف حس وہم کی پیروی غالب ہے اکثر مخلوق اسی قسم کی ہے تو انہیں ایک بتانے والے کی ضرورت ہے جو ان پر غیبوں کو کھول دے اور وہ بتانے والا نہیں مگر نبی کہ خود اسی کام کے لیے بھیجا جاتا ہے ملا علی قاری[14] شرح فقہ اکبر میں حضرت ابو سلیمان دارانی[15] رضی اللہ عنہ سے ناقل (۱۴ و ۱۵)
الفراسۃ مکاشفۃ النفس ومعاینۃ الغیب وھی من مقامات الایمان فراست مومن جس کا ذکر حدیث میں ارشاد ہوا ہے وہ روح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقاموں سے ایک مقام ہے امام ابن حجر مکی[16] کتاب الاعلام پھر علامہ شامی[17] سل الحسام میں فرماتے ہیں الخواص یجوز ان یعلموا الغیب فی قضیۃ او قضایا کما وقع لکثیر منھم واشتھر جائز ہے کہ اولیاء کو کسی واقعہ یا وقائع (۱۶ و ۱۷)
میں علم غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت سے واقع ہو کر مشتہر ہوا تفسیر معالم[18] و تفسیر خازن[19] میں زیر (۱۸ و ۱۹)
قولہ تعالی وما ھو علی الغیب بضنین ہے یقول انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یاتیہ علم الغیب فلا یبخل به علیکم بل یعلمکم یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں تفسیر بیضاوی[20] زیر قولہ تعالی (۲۰)
وعلمنہ من لدنا علما ہے ای مما یختص بنا ولا یعلم الا بتوقیفنا وھو علم الغیوب یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے نہیں معلوم ہوتا وہ علم غیب ہمنے خضر کو عطا فرمایا تفسیر ابن جریر[21] میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے (۲۱)
قال انک لن تستطیع معی صبرا وکان رجلا یعلم علم الغیب قد علم ذلک خضر علیہ السلام نے موسی علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا آپ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے خضر علم غیب جانتے تھے انہیں علم غیب دیا گیا تھا اسی میں ہے عبد اللہ بن عباس نے فرمایا خضر[22] علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا لم تحط (۲۲)
من علم الغیب بما اعلم جو علم غیب میں جانتا ہوں آپکا علم اوسے محیط نہیں امام قسطلانی[23] مواہب (۲۳)
لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ غیب کا جاننا

(۲۴) اور تفسیر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا النبوۃ ماخوذ من النباء
وھوالخبر ای ان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی غیبہ حضور کو نبی اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور
(۲۵) کو اپنے غیب کا علم دیا اوسی میں ہے قد اشتھر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین اصحابہ
بالاطلاع علی الغیوب بیشک صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
(۲۶) کو غیبوں کا علم ہے اوسی کی شرح زرقانی میں ہے اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جازمون
بإطلاعہ علی الغیب صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
(۲۷) کو غیب کا علم ہے علی قاری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حاولفنون العلم (الی ان قال) ومنھا علمہ بالامور الغیبیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
(۲۸) وسلم کا علم تمام علوم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے تفسیر امام
طبری میں اور تفسیر درمنثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری ومسلم وغیرہ
ائمہ محدثین سیدنا امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے انہ
قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد
ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب یعنی کسی کا ناقہ گم گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے ایک منافق بولا کہ محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے
یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرما دیجیے کیا اللہ اور اوسکی آیتوں اور اوسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے
نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ آپ مخالفین کیسی ضلالت ہے وہابیہ پر غضب بالائے غضب
کی ترقیاں اونپر پہلا غضب ائمہ کے اقوال تھے کہ دریائے قطرہ عرض کیے اون پر تو یہیں تک
تھا کہ سب ائمہ دین ان مخالفان دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔ دوسرا
غضب اوس سے زیادہ آفت اوس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبد اللہ بن
عباس خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب بتاکر کافر قرار پاتے ہیں تیسرا غضب اوس سے
عظیم تر اشد آفت مواہب شریف و زرقانی کی عبارات میں تھی کہ صرف عبد اللہ بن عباس بلکہ عام

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان لاکر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوجاتے ہیں یہ **چوتھا غضب** اور اس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کہ نبی ہیں خود اپنے لیے علم غیب بتاکر معاذ اللہ (خاک بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں یہ **پانچواں غضب** اور اس سے بھی اشد اور بڑی حد سے گزری ہوئی وہ آفت کہ سیدنا **موسیٰ کلیم اللہ** علیہ الصلاۃ والسلام کہ بالاتفاق قطعاً یقیناً اللہ کے رسول و نبی و مرسل اور اولوا العزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علم غیب ہے جو آپ کو نہیں اور موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اجرت لیے سیدھی کر دینے پر وہ اعتراض کہ باوصف وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رو سے منہ بھر کلمۂ کفر سنا اور شربت کا سا گھونٹ پیکر چپ رہے خیر ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کناوتوں سے علاج تھا **موسیٰ** علیہ الصلاۃ والسلام نے حضرت **خضر** کے لیے علم غیب تسلیم کیا تو وہابیہ کہہ سکتے تھے کہ موسیٰ بدین خود ماباں بدین خود **خضر** علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے لیے علم غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے کہ ناؤ کس نے ڈبوئی خواجہ خضر نے **ابن عباس و عام صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب جانا تو کسی دہن دریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ پیراں نمی پرند مریداں می پرانند لعنۃ اللہ علی الظالمین مگر **چھٹا غضب** غضب کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھا دی پورا قہر اس آیۂ کریمہ اور اس کی شان نزول نے توڑا یہاں اللہ عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے وہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتا ہے وہ کلمہ گوئی کرکے مرتد ہوتا ہے افسوس کہ یہاں اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ ع

ما زیاراں چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

بھلا جس خدا کی توحید ہی رکھنے کے لیے نبی سے بگاڑی رسولوں سے بگاڑی سب علم پر دولتی جھاڑی

غضب ہو کہ وہی خدا ورایہ کو چھوڑ کر رسول کا ہو جائے اور ثناء ربہ پر حکم کفر لگائے سچ ہے اب کسی سے دو نقش
کا وہم نہ رہا۔ معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتویٰ مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ۔

امر سوم

مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا بہرا کر دیا انھیں
تو نہیں سوجھتا مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں۔ علم یقیناً ان صفات
میں ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے تو ذاتی و عطائی کی طرف اسکا انقسام یقینی یونہی محیط و غیر محیط
کی تقسیم بدیہی۔ ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اول ہے یعنی
علم ذاتی و علم محیط حقیقی تو آیات و احادیث و اقوال علما جنمیں دوسرے کے لیے اثبات علم غیب سے
انکار ہے انمیں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہا کہ حکم تکفیر کرتے ہیں انھیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ
آخر بنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفت خاصہ دوسرے کے لیے ثابت کی اب یہ دیکھ لیجیے کہ خدا کے لیے
علم ذاتی خاص ہے یا عطائی حاشا للہ علم عطائی خدا کے ساتھ خاص ہونا درکنار خدا کے لیے محال قطعی
ہے کہ دوسرے کے دیے سے اوسے علم حاصل ہو پھر خدا کے لیے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط حاشا للہ
علم غیر محیط خدا کے لیے محال قطعی ہے جسمیں بعض معلومات مجہول رہیں تو علم عطائی غیر محیط حقیقی غیر خدا
کے لیے ثابت کرنا خدا کی صفت خاصہ ثابت کرنا کیونکر ہوا۔ تکفیر تھا اگر اس طرف نظر ہو تو معنی یہ ٹھہریں گے
کہ دیکھو تم غیر خدا کے لیے وہ صفت ثابت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہو سکتی لہذا کافر ہو یعنی وہ
صفت اوس کے لیے ثابت کرنی چاہیے تھی جو خاص خدا کی صفت ہے کیا کوئی احمق سا احمق ایسا اخبث
جنون گوارا کر سکتا ہے ولکن النجدیۃ قوم لا یعقلون امام ابن حجر مکی فتاوی حدیثیہ میں فرماتے
ہیں ما ذکرناہ فی الآیۃ صرح بہ النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فی فتاواہ فقال معناہا لا یعلم
ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل معلومات اللہ تعالی یعنی بعض آیات کی تفسیر کی

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فتاویٰ میں اوسکی تصریح کی فرماتے ہیں آیت کے معنی یہ ہیں کہ غیب کا ایسا (۳۰)
علم صرف خدا کو ہے جو بذات خود ہو اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو نیز شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں اللہ (۳۱)
تعالیٰ اختص بہ لکن من حیث الاحاطۃ فلا ینافی اطلاع اللہ تعالیٰ لبعض خواصہ علی کثیر
من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلمھن الا اللہ غیب اللہ
کے لیے خاص ہے مگر بمعنی احاطہ تو اسکے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے
غیوبکا علم دیا یہانتک کہ اون پانچ میں سے جنکو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو اللہ کے
سوا کوئی نہیں جانتا تفسیر کبیر میں ہے قولہ ولا اعلم الغیب یدل علی اعترافہ بانہ غیر عالم (۳۲)
بکل المعلومات یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ تم فرما دو میں غیب نہیں
جانتا اسکے یہ معنی ہیں کہ میرا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں امام قاضی عیاض شفا شریف (۳۳)
اور علامہ شہاب الدین خفاجی اوسکی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں (ھذہ المعجزۃ (۳۴)
فی اطلاعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الغیب (معلومۃ علی القطع) بحیث لا یمکن انکارھا
او التردد فیہا لاحد من العقلاء (لکثرۃ رواتھا واتفاق معانیہا علی الاطلاع علی الغیب)
وھذا لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم علیہ باعلام اللہ تعالیٰ لہ فامر متحقق لقولہ تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضی من رسول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے جسمیں کسی عاقل
کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اسمیں احادیث بکثرت آئیں اور اون سب سے بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت
اور یہ اون آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لیے بہت خیر جمع کر لیتا اس لیے کہ آیتوں
میں نفی اوس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو علم غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے

(٣٥) تفسیر نیشاپوری میں ہے لا اعلم الغیب یعنی فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ

(٣٦) الا اللہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ علم غیب جو بذات خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔ تفسیر انوار جلیل

میں ہے ومعناہ لا یعلم الغیب بلا دلیل الا اللہ او بلا تعلیم الا اللہ او جمیع الغیب الا اللہ

آیت کے یہ معنی ہیں کہ غیب کو بلا دلیل وبلا تعلیم جاننا یا کل غیب کو محیط ہونا اللہ تعالے کے ساتھ خاص ہے۔

(٣٧) جامع الفصولین میں ہے یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی هو العلم بالاستقلال لا العلم

بالاعلام او المنفی هو المجزوم بہ لا المظنون ویؤیدہ قولہ تعالے اتجعل فیہا من یفسد فیہا

الآیۃ لانہ غیب اخبر بہ الملئکۃ ظنا منہم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلا

لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الآیۃ

لما مر من التوفیق یعنی فقہانے دعوی علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں

بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہو سکتا اسکا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے

کہ فقہانے اسکی نفی کی ہے کہ کسی کے لیے بذات خود علم غیب مانا جائے خدا کے بتائے سے علم غیب کی نفی نہ کی

یا نفی قطعی کی ہے ظنی کی اور اسکی تائید یہ آیہ کریمہ کرتی ہے کہ فرشتوں نے عرض کی کیا تو زمین میں ایسوں کو

خلیفہ کریگا جو اس میں فساد وخونریزی کریں گے ملئکہ غیب کی خبر بولے مگر ظنا یا خدا کے بتائے سے تو تکفیر اسوقت

چاہیے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علم غیب ملنے کا دعوی کرے نہ یوں کہ براہ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا

(٣٨،٣٩) کے بتلائے سے کہ ایسا علم غیب آیت کے کچھ منافی نہیں ردالمحتار میں امام صاحب ہدایہ کی مختارات النوازل

سے ہے لو ادعی علم الغیب بنفسہ یکفر اگر بذات خود علم غیب حاصل کرلینے کا دعوی کرے تو کافر ہے

(٤٠) اوسی میں ہے وقال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء

تعرض علی روح النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ

تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ام قلت بل ذکروا فی کتب

العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات وردوا علی المعتزلۃ

(٤١،٤٢،٤٣) المستدلین بہذہ الآیۃ علی نفیہا تاتارخانیہ میں ہے فتاوی حجہ میں ہے ملتقط میں فرمایا کہ منکر

اللہ و رسول کو گواہ کرکے ثابت کیا کافر نہ ہوگا۔ ایسے کہ اشیاء نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر عرض کیجاتی ہیں اور

بیشک رسولوں کو بعض علم غیب ہوا اللہ تعالی فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسیکو مسلط نہیں

کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو علامہ شامی نے فرمایا بلکہ ائمہ اہلسنت نے **کتب عقائد** میں ذکر فرمایا کہ بعض (۴۴)

غیبوں کا علم ہونا اولیا کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے کہ اس آیت کو اولیائے کرام سے اوسکی نفی پر دلیل

قرار دیا ہمارے ائمہ نے اوسکا رد کیا اسی ثابت فرمایا کہ آیۂ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقاً علم غیب کی نفی نہیں

فرماتی **تفسیر غرائب القرآن** ورغائب الفرقان میں ہے لم ینف الا الدرایۃ من قبل نفسہ (۴۵)

وما نفی الدرایۃ من قبل الوحی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی

فرمائی ہے خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی **تفسیر جمل شرح جلالین** و **تفسیر خازن** میں (۴۶ و ۴۷)

ہے المعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالی علیہ آیت میں جو ارشاد ہوا کہ تم فرمادو میں غیب

نہیں جانتا اسکے معنی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا **تفسیر عنایۃ القاضی** میں ہے (۴۸)

لا اعلم الغیب ما لم یوح الی ولم ینصب علیہ دلیل آیت کے یہ معنی ہیں کہ جبتک وحی یا کوئی دلیل

قائم نہو مجھے بذات خود غیب کا علم نہیں ہوتا اوسی میں ہے وعندہ مفاتح الغیب وجہ اختصاصہا بہ (۴۹)

تعالی انہ لا یعلمہا کما ہی ابتداء الا ہو۔ جو آیت میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس

ہیں اوس کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداء بغیر بتائے انکی

حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی **تفسیر علامہ نیشاپوری** میں ہے قل لا اقول لکم لم یقل لیس (۵۰)

عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وھی العلم بحقائق الاشیاء وماھیاتھا عندہ صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم باستجابۃ دعاءہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی قولہ ارنا الاشیاء کما ھی

ولکنہ یکلم الناس علی قدر عقولہم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم ھذا مع انہ قال

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علمت ما کان وما سیکون اھ مختصراً یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی فرمادو

کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں

بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ

مفسرین کی اور اولیا کی کرامات کی نفی سے کیا مراد

تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے انکی سمجھ کے قابل باتیں بیان فرماتے ہیں اور وہ خزانے
کیا ہیں تمام اشیا کی ماہیت وحقیقت کا علم حضور نے اسکے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی
پھر فرمایا ولا اعلم الغیب میں غیب نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہو ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں کہ
مجھے ماکان وما یکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے انتہی الحمد للہ اس آیہ کریمہ
کی کہ فرماؤ میں غیب نہیں جانتا ایک تفسیر وہ تھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطہ جمیع غیوب کی نفی ہو نہ کہ
غیب کا علم ہی نہیں دوسری تفسیر وہ تھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی
ہو نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علم غیب نہیں اب بحمد اللہ تعالیٰ سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہو کہ میں تم سے
نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے اس لیے کہ ابھی کافرو تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان
وما یکون کا علم ملا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

امر چہارم

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے (۱) بلاشبہ غیر خدا کے لیے ایک ذرہ کا علم
ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین سے ہے اور منکر کافر (۲) بلاشبہ غیر خدا کا علم معلومات الٰہیہ کو
حاوی نہیں ہو سکتا مساوی درکنار تمام اولین وآخرین وانبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین سب کے علوم مل کر
علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصے
کو بلکہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے بخلاف
علوم الٰہیہ کہ غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش وفرش وشرق وغرب وجملہ کائنات
از روز اول تا روز آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش وفرش دو حدیں ہیں شرق وغرب
دو حدیں ہیں روز اول وروز آخر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے
بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے اصلاً نسبت
ہونی ہی محال قطعی ہو نہ کہ معاذ اللہ توہم مساوات (۳) یونہیں اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم دیا یہ بھی ضروریات دین سے ہے جو اسکا منکر ہو کافر ہو کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے (۳) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیا تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جنکا شمار اللہ ہی جانتا ہے مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان کس دل سے گوارا ہو اونھوں نے (۱) صاف کہدیا کہ حضور کو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں (۲) وہ اور تو اور خود اپنے خاتمہ کا بھی حال نہ جانتے (۳) ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ خدا کے بتائے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم اون کے لیے مانے جب بھی شرک ہے (۴) اوس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں اور ابلیس لعین کے لیے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں (۵) اوسپر عذر یہ کہ ابلیس کی وسعت علم نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے (۶) پھر ستم قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لیے خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اوسکے ماننے پر جھٹ حکم شرک جڑ دیا یعنی خدا کی خاص صفت ابلیس کے لیے تو ثابت ہے وہ تو خدا کا شریک ہے مگر حضور کے لیے ثابت کرو تو مشرک (۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہدیا کہ جیسا علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اصل بحث ان کلمات ملعونہ کی ہے جنکا وہ اکابر اس سے بچتے اور علم کے خاص و غیر خاص ہونے کی بحث محض بے علاقے روڑے ہیں کہ علم غیب کو آیات و احادیث نے خاص بخدا بتایا ہے فقہانے دوسرے کے لیے اوسکے اثبات کو کفر کہا ہے اسکا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی و محیط حقیقی ہے غیر کے لیے اوسی کے اثبات کو فقہا کفر کہتے ہیں علم عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لیے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ اوس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہمنے نہ غیر خدا کے لیے مانا نہ وہ نصوص و اقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرت سے پوچھیے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہا علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں اگر نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ اونہیں ہم پر پیش کرتے ہو اونکو ہمارے دعوے سے کیا منافات ہوئی

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریات دین سے ہے جو اسکا منکر ہو کافر
ہو کہ بے بہت ہی کا منکر ہے (۳) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیا تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جنکا شمار اللہ ہی جانتا ہے مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان کس دل سے گوارا ہو اونھوں نے (۱) صاف
کہدیا کہ حضور کو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں (۲) وہ اور تو اور خود اپنے خاتمہ کا بھی حال نہ جانتے
(۳) ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ خدا کے بتانے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم اون کے لیے مانے جب بھی
شرک ہے (۴) اوس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہیں
اور ابلیس لعین کے لیے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں (۵) اوس پر عذر یہ کہ ابلیس کی وسعت علم
نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے (۶) پھر ستم قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لیے
خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اوسکے ماننے پر جھٹ حکم شرک جڑ دیا یعنی
خدا کی خاص صفت ابلیس کے لیے تو ثابت ہو وہ تو خدا کا شریک ہے مگر حضور کے لیے ثابت کرو تو شرک
(۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہدیا کہ جیسا علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اصل بحث ان کلمات ملعونہ
کی ہے جنکا وارثان کرام اس سے بچتے اور علم کے خاص و غیر خاص ہونے کی بحث محض بے علاقہ لے دوڑے
ہیں کہ علم غیب کو آیات و احادیث نے خاص بخدا بتایا ہے فقہا نے دوسرے کے لیے اوسکے اثبات کو
کفر کہا ہے اسکا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی و محیط حقیقی ہے غیر کے لیے
اوسی کے اثبات کو فقہا کفر کہتے ہیں علم عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لیے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ
اوس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہے نہ غیر خدا کے لیے مانا نہ وہ نصوص و اقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرات
سے پوچھیے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہا علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں اگر
نہیں تو تمھارا کتنا جنون ہے کہ اونھیں ہم پر پیش کرتے ہو اونکو ہمارے دعوے سے کیا منافات ہوئی

اور اگر اسے بھی شامل ہیں تو اب بتائیے گنگوہی صاحب آپ ابلیس کے جو علم محیط زمین اور تھانوی صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے جو علم غیب کے قائل ہیں آیا اون کے لیے علم ذاتی محیط حقیقی مانتے ہیں یا اسکا غیر بر تقدیر اول قطعًا کافر ہو بر تقدیر ثانی بھی خود تمہارے ہی مونھ سے وہ آیات واحادیث واقوال فقہا تم پر وارد اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر مرتد اب جیسے سفر کو حرام سفر وہی ہو کہ ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علم غیب رکھتے ہیں آیات واحادیث واقوال فقہا انکے لیے نہیں وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی علم کے لیے ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

امر پنجم

فضل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منکروں کو جہنم میں جانے دیجیے تتمۂ کلام استماع فرمائیے ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علما میں اختلاف ہوا کہ بیشمار علوم غیب جو مولیٰ عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے آیا وہ روز اول سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات واحادیث کا مفاد ہے یا انمیں تخصیص ہے۔ بہت اہل ظاہر جانب خصوص گئے کسی نے کہا روح کا علم غیر خدا کو نہیں۔ کسی نے کہا متشابہات کا کسی نے خمس کا اکثر نے کہا ساعت کا اور عام علمائے باطن اور اون کے اتباع سے بکثرت علمائے ظاہر نے آیات واحادیث کو اون کے عموم پر رکھا ماکان وما یکون بمعنی مذکور میں از آنجا کہ غایت میں دخول وخروج دونوں محتمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں بہرحال یہ مجموعہ بھی علوم الٰہیہ سے ایک بعض خفیف ہے بلکہ انباء المصطفیٰ حاضر ہے قصیدۂ بردہ شریف اور اوسکی شرح ملا علی قاری سے ثابت کیا ہے کہ علم الٰہی تو علم الٰہی ہے جو غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے یہ مجموعہ ماکان وما یکون کا علم علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے پھر علم الٰہی غیر متناہی کے آگے اوسکی کیا گنتی اللہ کی قدر نجانے والے اسی کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات ٹھہراتے ہیں ما قدروا اللہ حق قدرہ اور واقعی جب اون کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن دینے پر خدائی آگئی تو ماکان وما یکون تو بڑی چیز ہے خبر اونھیں

جانے دیجیے یہ مسئلہ جس طرح ہمارے علمائے اہلسنت میں دائر ہے مسائل خلافیہ اشاعرہ وماتریدیہ کے مثل ہے کہ اصلاً محل طعن ولوم نہیں ہاں ہمارا مختار قول اخیر ہے جو عام علمائے کرام وبکثرت اعلام کا مسلک ہے اس بارہ میں بعض آیات واحادیث واقوال ائمہ حضرت کو فقیر کے رسائل انباء المصطفے میں ملیں گے اور اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون وغیرہ رسائل فقیر میں بحمد اللہ تعالی کثیر ووافر ہیں اور اقوال اولیائے کرام وعلمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ انکے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار یہاں بطور نمونہ صرف بعض ارشادات ائمہ پر اقتصار وما توفیقی الا باللہ العزیز الغفار حدیث صحیح جامع ترمذی وغیرہ جسمیں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فتجلی لی کل شیٔ وعرفت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور فرمایا فعلمت ما فی السموٰت والارض میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے شیخ محقق مولنا عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں دانستم ہر چہ در آسمانہا وہر چہ در زمینہا بود عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزئی وکلی واحاطہ آں امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں (۵۱) (۵۲)

فان من جودک الدنیا وضرتها	ومن علومک علم اللوح والقلم

یا رسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم جسمیں تمام ما کان وما یکون ہے حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے علامہ علی قاری اسکی شرح میں فرماتے ہیں کون علمهما من علومه صلی اللہ تعالی علیه وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالی علیه وسلم لوح وقلم کا علم علوم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لیے ہے کہ حضور کے علم انواع انواع ہیں کلیات جزئیات حقائق دقائق عوارف معارف کہ ذات وصفات الہی سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب علم سے ایک سطر اور انکے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے تو ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (۵۳)

(۵۴) امُّ القری شریف میں ہے وسع العلمین علما وحلما حضور کا علم و حلم تمام جہان کو محیط ہے امام

(۵۵) ابن حجر مکی اوسکی شرح میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین

والآخرین ما کان وما یکون اس لیے کہ اللہ تعالی نے حضور کو تمام عالم پر اطلاع دی تو سب

(۵۶) اولین و آخرین کا علم حضور کو ملا جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا نسیم الریاض میں

ہے ذکر العراقی فی شرح المہذب انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق

من لدن اٰدم علیہ الصلاۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم اٰدم

(۵۷) الاسماء امام عراقی شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیامت

تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر عرض کی گئی تو حضور نے اُن سب کو

(۵۸) پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے اسی لیے امام بوصیری

مدحیہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں سہ

لک ذات العلوم من عالم الغیب	ومنہا لاٰدم الاسماء

(۵۹) عالم غیب سے حضور کے لیے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے نام امام ابن حاج

(۶۰) مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمہم

اللہ تعالی ان الزائر یشعر نفسہ بانہ واقف بین یدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کما ہو فی حیاتہ اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مشاہدتہ

لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ جلی لاخفاء

بے شک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کر دے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیات ظاہر میں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور

اُنکی حالتوں اور نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن

(۶۱) ہے جس میں اصلا پوشیدگی نہیں نیز مواہب شریف میں ہے لا شک ان اللہ تعالی قد اطلعہ

علی اذ الأمن علمک واللہ علیہ علوم الاولین والآخرین کچھ شک نہیں کہ باشبہ اللہ تعالیٰ نے
اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا فرمایا امام قاضی پھر علامہ (۶۲)
قاری پھر علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں النفوس القدسیۃ (۶۳و۶۴)
اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلیٰ ولم یبق لھا حجاب فتری
وتسمع الکل کالمشاھد پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں ملاء اعلیٰ سے مل جاتی ہیں
اور انکے لیے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں علی قاری (۶۵)
شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں ان روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ
فی بیوت اھل الاسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہان میں ہر مسلمان
کے گھر میں تشریف فرما ہے مدارج النبوۃ شریف میں ہے ہر چہ در دنیاست از زمان آدم تا (۶۶)
اوان نفخۂ اولیٰ بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر
معلوم گردید یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد نیز فرماتے ہیں قدس سرہ ھو بکل شیٔ (۶۷)
علیم وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات واحکام الٰہی واحکام صفات حق و
اسما وافعال وآثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق فوق کل ذی
علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلھا ومن التحیات اتمھا واکملھا شاہ ولی اللہ صاحب (۶۸)
فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیٔ کما اخبر عن ھذا المشھد
فی قصۃ المعراج المنامی مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ
کیونکر اپنی جگہ سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شے اوس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ قصہ معراج
دانتوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی نیز اوسی میں ہے العارف (۶۹)
ینجذب الی حیز الحق فیصیر عند اللہ فیتجلی لہ کل شیٔ عارف مقام حق تک کھنچکر
بارگاہ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اوس پر روشن ہو جاتی ہے اوسی میں ولی فرد کے خصائص سے (۷۰)

لکھا کہ وہ تمام نشاۃ عنصری جسمانی پر مستولی ہوتا ہے پھر لکھا کہ یہ استیلا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
پر تو ظاہر ہے وہ اما فی غیرہم فمناصب وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظہور
آثارہا واحکامہا والبلوغ الی حقیقۃ کل علم وحال رہے غیر انبیا اون میں
وراثت انبیا کے منصب ہیں جیسے مجدد ہونا قطب ہونا اور اون کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا
اور ہر علم و حال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔ اوسی میں تقریر مذکور و تفصیل دقائق فرد کے بعد ہے
بعد ذلک کلہ جعلت نفسہ نفسا قدسیۃ لا یشغلہا شان عن شان ولا یاتی علیہ
حال من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ الا وہو خبیر بہا الآن وانما
الآتی تفصیل للاجمال اور اس سب کے بعد بات یہ ہے کہ فرد کا نفس اصل خلقت میں نفس
قدسی بنایا جاتا ہے اوسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک
دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اوس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے) اور اب سے
لیکر اوس وقت تک کہ وہ سب سے جدا ہو کر مرکز عام سے جا ملے یعنی وقت وفات تک جو کچھ حال
اوس پر آنے والا ہے اوس سب کی اسوقت اوسے خبر ہے وہ جو آئیگا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں ھذا مع انہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کان لا یکتب ولکنہ اوتی علم کل شیء حتی قد وردت آثار بمعرفتہ حروف
الخط وحسن تصویرہا کقولہ لا تمد بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ ابن شعبان
من طریق ابن عباس وقولہ فی الحدیث الآخر الذی یروی عن معویۃ رضی اللہ
تعالی عنہ انہ کان یکتب بین یدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال لہ الق الدواۃ
وحرف القلم واقم الباء وفرق السین ولا تعور المیم وحسن اللہ ومد الرحمن
وجود الرحیم یعنی حالانکہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم
عطا ہوا تھا یہانتک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ
کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ کشش
سے لکھو (سین میں دندانے ہوں نری کشش نہ ہو) دوسری حدیث (مسند الفردوس میں) امیر
معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے انسے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو اور قلم پر ترچھا قط دو اور بسم اللہ کی ب کھڑی
لکھو اور س کے دندانے جدا رکھو اور م کو اندھا نہ کر دو (اوسکے چشمے کی سپیدی کھلی رہے)
اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمن میں کشش ہو رحمٰن یا رحمٰن یا رحمٰن
یا رحمٰن یا رحمٰن یا رحمٰن اور لفظ رحیم اچھا لکھو امام شعرانی

(٧٣) قدس سرہ کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درۃ الغواص میں سیدی علی خواص رضی اللہ

(٧٤) تعالیٰ عنہ سے ناقل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو الاول والاخر والظاہر والباطن
قد ولج حین اسری بہ عالم الاسماء اولہا مرکز الارض واخرہا السماء الدنیا بجمیع
احکامہا وتعلقاتہا ثم ولج البرزخ الی انتہائہ وہو السماء السابعۃ ثم ولج عالم
العرش الی ما لا نہایۃ وانفتح فی برزخیتہ صور العوالم الالہیۃ والکونیۃ اھ
ملتقطا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اول و آخر ظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج مرکز زمین سے
آسمان تک تشریف لیگئے اور اس عالم کے جملہ احکام و تعلقات جان لیے پھر آسمان سے عرش اور
عرش سے لا انتہا تک اور حضور کے برزخ میں تمام عالم علوی و سفلی کی صورتیں منکشف ہو گئیں

(٧٥) تفسیر کبیر شریف زیر آیۂ کریمہ وکذلک نری ابرٰہیم ملکوت السمٰوت والارض فرمایا الاطلاع
علی آثار حکمۃ اللہ تعالیٰ فی کل واحد من مخلوقات ہذا العالم بحسب اجناسہا و
انواعہا واصنافہا واشخاصہا واجزائہا مما لا یحصل الا للاکابر من الانبیاء علیہم
الصلٰوۃ والسلام ولہذا المعنی کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی دعائہ

اللّٰہم ارنا الاشیاء کما ہی اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور
بدنوں ہر ہر مخلوق میں حکمت الٰہیہ کے آثار پر اطلاع اکابر کو اطلاع ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلٰوۃ

والسلام اسی لیے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہمکو تمام چیزیں جیسی وہیں دکھا۔ اھ اقول یہاں مقصود استقدر ہو کہ ان امام اہلسنت کے نزدیک انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اس عالم کے تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس نوع صنف شخص جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل جانتے ہیں وہابیہ کے نزدیک کافر و مشرک ہونے کو یہی بہت ہو بلکہ اُن کے نزدیک امام ممدوح کو کافر و مشرک سے بھی بہت بڑھکر کہنا چاہیے گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جانا زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہو تو امام کہ صرف زمین در کنار زمین و آسمان و عرش و فرش و تمام عالم کے جملہ اجناس و انواع و اصناف و اشخاص و اجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں انکا تو کئی لاکھ درجے ڈبل کافر ہونا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ نیز اصل بات یہ ہو کہ اصالۃً علوم غیب کا ملنا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ خاص ہو اور اُنکی عطا و نیابت سے اون کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی ایک ایک ذرہ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ بتصریح اولیا واقع ہو جیسا کہ عنقریب آتا ہو و للہ الحمد یہی مضمون شریف تفسیر نیشاپوری میں بایں عبارت ہو الاطلاع علی تفاصیل آثار حکمۃ اللہ تعالیٰ فی کل احد من مخلوقات ھذہ العوالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا وعوارضھا ولواحقھا کما ھی لا تحصل الا لاکابر الانبیاء ولھذا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارنی الاشیاء کما ھی اسمیں آثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہو اور ھذا العالم کی جگہ ھذہ العوالم ہو کہ نفس تفصیلی پر زیادہ دلالت کرے اور اجناس و انواع و اصناف و اشخاص کے ساتھ عوارض و لواحق بھی مذکور ہو کہ احاطہ جملہ جواہر و اعراض میں صریح تر ہو اگرچہ اجناس عالم میں عوارض بھی داخل تھے پھر اون کے ساتھ کما ھی کا لفظ [1] اور زیادہ ہو کہ صحت علم غیر مشتبہ بالخطا و الوہم کی تائید ہو۔ [1] فی ھذا ھمہ اللہ تعالیٰ خیر جزاء امین نیز نیشاپوری میں زیر آیہ کریمہ

(۷۶) گنگوہی دھرم میں امام رازی معاذ اللہ کافر ولی سے بھی بڑھ کر [illegible]

وجئنابک علی ھٰؤلاء شہیدا فرمایا لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاھد علی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی یعنی جو رب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اسکی وجہ یہ ہے

کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح انور تمام جہان میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا شاہدہ فرماتی ہے (کوئی روح کوئی دل کوئی نفس انکی نظر کریم سے اوجھل نہیں جب تو سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں گے کہ شاہد کو شاہدہ ضرور ہے) اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا سب حضور کے سامنے ہی ہوا) حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی عبد العزیز بن مسعود دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے کریمہ وعلم آدم الاسماء کلھا کے متعلق فرمایا المراد بالاسماء الاسماء العالیۃ لا الاسماء النازلۃ فان کل مخلوق لہ اسم عال واسم نازل فالاسم النازل ھو الذی یشعر بالمسمی فی الجملۃ والاسم العالی ھو الذی یشعر باصل المسمی ومن ای شیئ ھو وبفائدۃ المسمی ولای شیئ یصلح الفاس مثلا سائر ما یستعمل فیہ وکیفیۃ صنعۃ الحداد لہ فیعلم من مجرد سماع لفظہ ھذہ العلوم والمعارف المتعلقۃ بالفاس وھکذا کل مخلوق والمراد بقولہ تعالیٰ الاسماء کلھا الاسماء التی یطیقھا آدم ویحتاج الیھا سائر البشر اولھم بھا تعلق وھی من کل مخلوق تحت العرش الی ما تحت الارض فیدخل فی ذلک الجنۃ والنار والسمٰوٰت السبع وما فیھن وما بینھن وما بین السماء والارض وما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ والبحار والاشجار فکل مخلوق فی ذلک ناطق او جامد الا وآدم یعرف من اسمہ تلک الامور الثلثۃ اصلہ وفائدتہ وکیفیۃ ترتیبہ ووضع شکلہ فیعلم من اسم الجنۃ من ای شیئ خلقت ولای شیئ خلقت وترتیب مراتبھا وجمیع

حاشیہ: (۷۸) روایت ہوئی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چیز کو دیکھتے ہیں

مافیها من الحور وعدد من یسکنها بعد البعث ویعلم من لفظ النار مثل ذلك ویعلم من لفظ
السماء مثل ذلك ولای شئ کانت الاولی فی محلها والثانیة وهکذا فی کل سماء ویعلم
من لفظ الملئکة من ای شئ خلقوا ولای شئ خلقوا وکیفیة خلقهم وترتیب مراتبهم
وبای شئ استحق هذا الملك هذا المقام واستحق غیره مقاما اخر وهکذا فی کل ما فی
فی العرش الی ما تحت الارض فهذه علوم ادم واولاده من الانبیاء علیهم الصلاة
والسلام والاولیاء الکمل رضی الله تعالی عنهم اجمعین وانما خص ادم بالذکر لانه
اول من علم هذه العلوم ومن علمها من اولاده فانما علمها بعده ولیس المراد انه لا یعلمها
الا ادم وانما خصصناها بما یحتاج الیه وذریته وبما یطیقونه لئلا یلزم من عدم التخصیص
الاحاطة بمعلومات الله تعالی وفرق بین علم النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بهذه العلوم
وبین علم ادم وغیره من الانبیاء علیهم الصلاة والسلام فانهم اذا توجهوا الیها یحصل
لهم شبه منام من مشاهدة الحق سبحنه وتعالی واذا توجهوا نحو مشاهدة الحق سبحنه و
تعالی حصل لهم شبه النوم عن هذه العلوم ونبینا صلی الله تعالی علیه وسلم لقوته
لا یشغله هذا عن هذا فهو اذا توجه نحو الحق سبحنه وتعالی حصلت له المشاهدة
التامة وحصل له مع ذلك مشاهدة هذه العلوم وغیرها مما لا یطاق واذا توجه
نحو هذه العلوم حصلت له مع حصول هذه المشاهدة فی الحق سبحنه وتعالی فلا تحجبه
مشاهدة الحق عن مشاهدة الخلق ولا مشاهدة الخلق عن مشاهدة الحق سبحنه وتعالی

اس کلام نورانی واعلام ربانی ایمان افروز کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں
علوی وسفلی۔ سفلی نام تو صرف مسمے سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے اور علوی سے یہ بھی معلوم ہوتا
ہے کہ مسمے کی حقیقت وماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے سے بنا اور کس لیے بنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام
کو تمام اشیا کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے جس سے اونھوں نے حسب طاقت وحاجت

بشری تمام اشیا جان لیں اور یہ زیر عرش سے زیر فرش تک کی تمام چیزیں ہیں جس میں جنت

دو دوزخ و ہفت آسمان اور جو کچھ اُن میں ہو اور جو کچھ اون کے درمیان ہو اور جو کچھ آسمان و زمین کے
درمیان ہو اور جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہ جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات
ناطق وغیر ناطق ان کے صرف نام سننے سے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو معلوم ہو گیا کہ عرش سے
فرش تک ہر شیٔ کی حقیقت یہ ہو اور فائدہ یہ ہو اور اس ترتیب سے ہو اس محل پر ہو جنت کا نام سنتے
ہی اونھوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس لیے بنی اور اُسکے مرتبوں کی ترتیب کیا ہو اور
جسقدر اوسمیں حوریں ہیں اور قیامت کے بعد جتنے لوگ اوسمیں جاینگے اسی طرح نار یونہیں آسمان اور
یہ کہ پہلا آسمان وہاں کیوں ہوا اور دوسرا دوسری جگہ کیوں ہوا اسی طرح ملک کا لفظ سننے سے
اونھوں نے جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کس لیے بنے اور کیونکر بنے اور اُنکے مرتبوں کی ترتیب
کیا ہو اور کس لیے یہ فرشتہ اس مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے کا اسی طرح عرش سے
زیر زمین تک ہر فرشتہ کا حال اور یہ تمام علوم صرف آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر
نبی اور ہر کامل ولی کو عطا ہوتے ہیں علیہم الصلاۃ والسلام آدم کا نام خاص اس لیے لیا کہ وہ کو
یہ علوم پہلے ملے پھر فرمایا کہ اور مجھے بقدر طاقت وحاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیا
کا احاطہ اس لیے رکھا کہ جملہ معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہ لازم آئے اور ان علوم میں ہمارے نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام میں یہ فرق ہو کہ اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے
ہیں تو اُنکو مشاہدۂ حضرت عزت عز جلالہ سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی ہو اور جب مشاہدۂ حق
کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک نیند سی آجاتی ہو مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کو اون کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے سے مشغول نہیں کرتا وہ عین مشاہدۂ حق
کے وقت ان تمام علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت کسی میں نہیں
اور ان علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں اونکو نہ مشاہدۂ حق مشاہدۂ خلق سے
پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق مشاہدۂ حق سے باقی وہ بلندی اُسے جس نے اونکو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ کیوں وہابیو ہے کچھ دم۔ ہاں ہاں تقویت الایمان و براہین قاطعہ کی

شرک والی لیکروڈیو شرک شرک کی تسبیح بجانیو کل قیامت کو کھل جائے گا کہ شر کس کا فرمتہ خاص کون تھا سیعلمون غدًا من الکذاب الاشر اشر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں اشر قولی کہ زبان سے بک بک کرے اور اشر فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے وہابیہ اشر قولی و اشر فعلی دونوں ہیں قاتلہم اللہ انی یؤفکون حضرت سیدی عبد العزیز قدسنا اللہ بسرہ العزیز اجلہ اکابر اولیائے عظام و اعاظم سادات کرام سے ہیں بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ اون کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں لہذا مناسب کہ اس پاک مبارک لاڈلے بیٹے کی تائید میں اسکے مہربان باپ مسلمانوں کے مولے اللہ واحد قہار کے غالب شیر سیدنا امیر المومنین مولی علی مشکلکشا حاجت روا کافرکش مومن پناہ کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگان زرد کے بہادر شغال اوس اسد ذو الجلال کی بو سونگھ کر بھاگیں اور شرک شرک بکنے والے سونھ میں قہر کے پتھر چوں اور پتھروں سے آگیں الحجر النجار (۷۹) ابو المعتمر مسلم بن اوس و جاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین ابو الائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ نے فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسأل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنہ مجھ سے سوال کرو قبل اسکے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں بتا دونگا عرش کے نیچے کرسی ہفت آسمان ہفت زمین اور آسمانوں زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثری تک سب داخل ہے مولی علی فرماتے ہیں کہ اس سبکو میرا علم محیط ہے ان میں جو شے مجھ سے پوچھو میں بتا دونگا رضی اللہ تعالی عنہ امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور (۸۰) امام ابو عمر بن عبد البر کتاب العلم میں ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال شہدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبتہ سلونی فواللہ لا تسألونی عن شئ یکون الی یوم القیمۃ الا حدثتکم بہ میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے خطبہ میں حاضر تھا امیر المومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتا دونگا امیر المومنین فرماتے ہیں میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے یہ دو

محدثین امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمایا ابن قتیبہ پھر ابن خلکان (۸۱و۸۲)
پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں الجفر جلد کتبہ (۸۳و۸۴)
جعفر الصادق کتب فیہ لآل البیت کل ما یحتاجون الی علمہ وکل ما یکون الی یوم القیمۃ
جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے لکھی اور اوس میں اہلبیت کرام کے لیے جس جیز
کے علم کی اونھیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرما دیا علامہ سید (۸۵)
شریف رحمہ اللہ تعالی شرح مواقف میں فرماتے ہیں الجفر والجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ
تعالی عنہ قد ذکر فیہما علی طریقۃ علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم
وکانت الائمۃ المعروفون من اولادہ یعرفونہما ویحکمون بہما وفی کتاب قبول العہد
الذی کتبہ علی بن موسی رضی اللہ تعالی عنہما الی المامون انک قد عرفت من حقوقنا
مالم یعرفہ آباؤک فقبلت منک عہدک الا ان الجفر والجامعۃ یدلان علی انہ لایتم
ولمشائخ المغاربۃ نصیب من علم الحروف ینتسبون فیہ الی اہل البیت ورأیت
انا بالشام نظما اشیر فیہ بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من
ذینک الکتابین یعنی جفر وجامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی دو کتابیں ہیں بیشک
امیر المومنین نے اون دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک کے جتنے وقائع ہونے والے
ہیں سب ذکر فرما دیے ہیں اور انکی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالی عنہم اون کتابوں کے
رموز پہچانتے اور ان سے احکام لگاتے تھے اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسی کاظم
رضی اللہ تعالی عنہما کو اپنے بعد ولی عہد کیا اور خلافت نامہ لکھدیا امام رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکے قبول
میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا اوسمیں ارشاد فرماتے ہیں کہ تمنے ہمارے حق پہچانے جو تمھارے
باپ دادا نے نہ پہچانے اس لیے میں تمھاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں مگر جفر وجامعہ بتا رہی ہیں
کہ یہ کام پورا نہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالی عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں
شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے

اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہان مصر کے احوال کی طرف رمز و بیّنہ اشارہ کیا ہے میں نے سنا کہ وہ احکام انھیں دونوں کتابوں سے نکالے ہیں تھی تمام علوی شہر یمنیہ مبارک کی بحث اور اسکے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالی فقیر کے رسالہ تجلّی النور من ھو الحدود الرقوم میں ہوا اور کے غیر میں نیلگی حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے دعو الی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ عزت الٰہی کی قسم بیشک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے اور فرماتے رضی اللہ تعالی عنہ لولا لجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر اری مافی بواطنکم وظواھرکم اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمھیں خبر دیدیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کرکے رکھتے ہو تم میرے سامنے شیشے کی مانند ہو میں تمھارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں اور فرماتے رضی اللہ تعالی عنہ قلبی مطلع علی اسرار الخلیقۃ ناظر الی وجوہ القلوب قد صفاہ الحق عن دنس رؤیۃ سواہ حتی صار لوحا ینقل الیہ مافی اللوح المحفوظ وسلم اللہ الیّ ازمۃ امور اھل زمانہ وصرفنی فی عطائھم ومنعھم میرا دل اسرار مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے اللہ تعالی نے اوسے رویت ماسوا کے میل سے صاف کردیا کہ ایک لوح ہوگیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہے اللہ تعالی نے تمام اہل زمانہ کے کاموں کی باگیں مجھے سپرد فرمادیں اور اجازت عطا فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں جسے چاہیں منع فرمادیں والحمد للہ رب العلمین ان وامثالہا کے مثل اور کلمات قدسیہ اجلہ اکابر ائمہ مثل امام اوحد سیدی نور الحق والدین ابو الحسن علی شطنوفی صاحب کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار و امام اجل سیدی عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی صاحب خلاصۃ المفاخر وغیرہما نے حضور سے باسانید صحیحہ روایت فرمائے اور علی قاری وغیرہ علما نے نزہۃ الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ میں ذکر کیے عارف کبیر احد الاقطاب الاربعۃ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہ

نزیبات کامل یکبارہ میں فرماتے ہیں اطلعہ علی غیبہ حتی لا تنبت شجرۃ ولا تخضر ورقۃ
الا بنظرہ اللہ تعالے اُسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہانتک کہ کوئی پیڑ نہیں اوگتا اور کوئی پتا
نہیں ہریاتا مگر اوسکی نظر کے سامنے عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالے (۹۳)
عنہ فرماتے ہیں العارف من جعل اللہ تعالی فی قلبہ لوحا منقوشا باسرار الموجودات
وبامدادہ بانوار حق الیقین یدرک حقائق تلک السطور علی اختلاف اطوارھا
ویدرک اسرار الافعال فلا تتحرک حرکۃ ظاہرۃ ولا باطنۃ فی الملک
والملکوت الا ویکشف اللہ تعالی لہ عن بصیرۃ ایمانہ وعین عیانہ فیشھدھا
علما وکشفا عارف وہ ہے جس کے دلمیں اللہ تعالے نے ایک لوح رکھی ہو کہ جملہ اسرار موجودات
اوسمیں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اُسے مدد دی کہ وہ اون لکھی ہوئی چیزوں
کی حقیقتیں خوب جانتا ہے باآنکہ اون کے طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال کے راز جانتا ہے
تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ تعالے اُسکے ایمان
کی نگاہ اور اُسکے معاینہ کی آنکھ کھول دیتا ہے تو عارف اوسے دیکھتا ہے اور اپنے علم و کشف سے
جانتا ہے یہ دونوں کلام کریم سیدی امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے طبقات (۹۴)
کبرے میں نقل فرمائے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالی عنہ (۹۵)
فرمایا کرتے زمین نظر ایں طائفہ چوں سفرہ ایست حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند (۹۶)
رضی اللہ تعالی عنہ یہ کلام پاک نقل کرکے فرماتے وما می گوئیم چوں روے ناخنی ست ہیچ چیز از نظر
ایشاں غائب نیست گنگوہی صاحب اب اپنے شیطانی شرک بامعین کی خبر لیجیے یہ دونوں ارشاد
مبارک حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی نے نفحات الانس شریف میں ذکر کیے امام (۹۷)
اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ (۹۸)
من الافلاک والجنۃ والنار وانما الرجل من نفذ بصرہ الی خارج ھذا الوجود
کلہ وھناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحانہ وتعالی مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ

اوس کے احاطہ میں ہو آسمان جنت ونار سبھی چیزیں محدود ومقید کرلیں مردوہ ہے جس کی نگاہ اس تمام
عالم کے پار گزر جائے کہ وہاں اوسے موجد عالم سبحنہ وتعالے کی عظمت کی قدر کھلے گی یہ پاکیزہ کلام

(۹۹، ۱۰۰) کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا ابریز شریف میں ہے سمعته
رضی اللہ تعالے عنہ احیانا یقول ما السمٰوٰت السبع والارضون السبع فی نظر
العبد المومن الا کحلقة ملقاة فی فلاة من الارض یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ
تعالے عنہ سے بارہا سنا کہ فرماتے ساتوں آسمان ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں

(۱۰۱) ایسی ہیں جیسے ایک میدان لق ودق میں ایک چھلا پڑا ہو امام شعرانی کتاب الجواہر میں
سیدی علی خواص رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی الکامل قلبه مرآة الوجود العلوی والسفلی

(۱۰۲) کلہ علی التفصیل کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے امام رازی
تفسیر کبیر میں رد معتزلہ کے لیے حقیت کرامات اولیا پر دلائل قائم کرنے میں فرماتے ہیں الحجة
السادسة لا شك ان المتولی للافعال ھو الروح لا البدن ولھذا نری ان کل
من کان اکثر علما باحوال عالم الغیب کان اقوی قلبا ولھذا قال علی کرم اللہ تعالے
وجھه واللہ ما قلعت باب خیبر بقوة جسدانیة ولکن بقوة ربانیة وکذلك
العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ تعالے کنت له سمعا وبصرا فاذا صار نور جلال اللہ تعالے
سمعا له سمع القریب والبعید واذا صار ذلك النور بصرا له رأی القریب والبعید
واذا صار ذلك النور یدا له قدر علی التصرف فی الصعب والسھل والبعید
والقریب یعنی اہل سنت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ افعال کی متولی تو روح ہے نہ بدن
اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوال عالم غیب کا علم زیادہ ہے اوسکا دل زیادہ زبردست ہوتا ہے
والہذا مولی علی نے فرمایا خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے نہ اکھیڑا بلکہ
ربانی طاقت سے اسیطرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے
جسکی نسبت رب عزوجل فرماتا ہے کہ وہاں میں خود اسکے کان آنکھ ہوجاتا ہوں تو جب جلال

الٰہی کا نور اُسکا کان ہوجاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اُسکی آنکھ ہوجاتا ہے بندہ نزدیک

دور سب دیکھتا ہے اور جب وہ نور اُسکا ہاتھ ہوجاتا ہے بندہ سہل و دشوار و نزدیک و دور میں تصرفات کرتا ہے

(۱۰۳) حضرت مولوی معنوی قدس سرہ الاعلوی دفتر ثالث مثنوی شریف میں سوزہ و عقاب کی حدیث

مستطاب میں فرماتے ہیں حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ؎

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود	دل دراں لحظہ بخود مشغول بود

(۱۰۴) مولٰنا بحر العلوم ملک العلما قدس سرہ شرح میں فرماتے ہیں محمد رضا گفتہ است فکر تن مناسبت واز

جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیا مستور شوند انتہی معنی بیت ایں چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود

کہ دل نفس دل را مشاہدہ میکرد و ذات با احدیت جمیع اسماء در دل ست پس بسبب استغراق در یں شاہد

(۱۰۵) توجہ بسوئے اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماندند و ایں وجہ دیگر است امام قرطبی شارح

صحیح مسلم پھر امام عینی بدر محمود پھر امام احمد قسطلانی شرح صحیح بخاری پھر علامہ علی قاری

مرقاۃ شرح مشکوۃ حدیث خمس لا یعلمہن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں فمن ادعی

علم شئی منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ

یعنی تو جو کوئی قیامت وغیرہ خمس میں سے کسی شے کے علم کا ادعا کرے اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا وہ اپنے دعوے میں

جھوٹا ہے صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں اور

اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں جب تو حضور کی تعلیم سے ان کے

(۱۰۹) علم کا دعویٰ کرے اُسکی تکذیب ہوگی روض النضیر شرح جامع صغیر میں امام کبیر جلال الملۃ

والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے اما قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ہو فمفسر بانہ

لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ہو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالیٰ فان ثمہ من یعلمہا وقد وجدنا

ذالک لغیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل امرأۃ

وقبلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اسکے

یہ معنی ہیں کہ بذات خود اپنی ذات سے انھیں اللہ ہی جانتا ہو مگر خدا کے بتائے سے کبھی اوروں کو بھی ان کا
علم ملتا ہو بیشک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہمنے متعدد اشخاص اہلِ کے جاننے والا
پائے ایک جماعت کو ہمنے دیکھا کہ انھیں معلوم تھا کب مریں گے اور انھوں نے عورت کے حمل کے
(۱۱۰) زمانہ میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے شیخ محقق قدس سرہ لمعات شرح مشکوٰۃ
میں اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں المراد لا تعلم بدون تعلیم اللہ تعالیٰ مراد یہ ہے کہ قیامت
(۱۱۱) وغیرہ غیب بے خدا کے بتائے معلوم نہیں ہوتے علامہ ابراہیم بیجوری شرح بردہ شریف میں
فرماتے ہیں لم یخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذہ
الامور ای الخمسۃ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اسکے کہ اللہ
(۱۱۲) تعالیٰ نے حضور کو ان پانچوں غیبوں کا علم دیا بلکہ علامہ شنوانی نے جمع النہایہ میں اُسے بطور حدیث
بیان کیا کہ قد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اطلعہ علی
کل شیء بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لیگیا جب تک حضور
(۱۱۳) کو تمام اشیا کا علم عطا نہ فرما دیا حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزماں سید شریف عبد العزیز
مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء من
الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذالک والاقطاب السبعۃ
من امتہ الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید
الاولین والاخرین الذی ھو سبب کل شیء ومنہ کل شیء یعنی قیامت کب آئیگی
مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا مادہ کے پیٹ میں کیا ہے کل کیا ہو گا فلاں کہاں مریگا یہ پانچوں
غیب جو آیہ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی نہیں
اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ رہیں حالانکہ حضور کی امت کے ساتوں قطب انکو جانتے ہیں اور
ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے پھر غوث کا کیا کہنا پھر انکا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان
(۱۱۴) کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں ہر شے انھیں سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز ابریز میں ہے

میں فرمایا قلت للشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علماء الظاھر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والواحد من اھل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذہ الخمس یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ علمائے ظاہر محدثین وغیرہم مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں علما کا ایک گروہ کہتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا علم تھا دوسرا انکار کرتا ہے اس میں حق کیا ہے فرمایا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہل تصرف ہیں کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے

(۱۱۵) تفسیر کبیر میں زیر آیۂ علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فرمایا ای وقت وقوع القیامۃ من الغیب الذی لا یظھرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیمۃ فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انہ لا یظھر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظھرہ عند قرب القیمۃ اس نفیس تفسیر نے صاف معنی آیت کے یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے وہ وقت قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے

(۱۱۶) علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں فرقہ باطلہ معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے کرامات اولیائے انکار اور ان کے شبہات فاسدہ کے ذکر و ابطال میں فرماتے ہیں الخامس وھو فی الاخبار بالمغیبات قولہ تعالیٰ علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول خص الرسل بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرھم وان کانوا اولیاء الجواب ان الغیب ھھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیمۃ بقرینۃ السباق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ او البشر فیصح الاستثناء یعنی معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علم غیب کے بارہ میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں اولیا کو غیب کا علم نہیں ہو سکتا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو

جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہو تو اولیا کیونکر غیب جان سکتے ہیں ائمہ اہلسنت نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مطلقاً اولیاء سے علوم غیب کی نفی ہو سکے) بلکہ یا تو مطلق ہو یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسل کو نہیں معلوم ہوتے یا خاص وقت وقوع قیامت مراد ہو (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اسپر قرینہ یہ کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہو تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر اولیا کو اطلاع نہیں ہوتی نہ یہ کہ اولیا کوئی غیب نہیں جانتے اسپر اگر شبہ کیجیے کہ اللہ تو رسولوں کا استثنا فرما رہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مطلع ہوتے ہیں جنکو اور لوگ نہیں جانتے اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجیے تو رسولوں کا بھی استثنا نہ رہے گا کہ یہ تو اون کو بھی نہیں بتایا جاتا اسکا جواب یہ فرمایا کہ) ملکہ یا بشر سے بعض رسولوں کو تعیین وقت قیامت کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو استثنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے (۱۱۷) امام قسطلانی شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللّٰہ الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ اللہ انھیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے (یعنی وقت قیامت کا علم بھی اون پر بند نہیں) رہے اولیا وہ رسولوں کے تابع ہیں اون سے علم حاصل کرتے ہیں یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیا کے لیے راہ رکھی مگر یوں کہ اصالۃً انبیا کو ہے اور اون کو ان سے ملتا ہے اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی ہو نہ کہ مطلق علم کی (۱۱۸ و ۱۱۹) علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیۂ فتح المبین امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین امام نووی میں نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو علم قیامت ملنے کے باب میں فرماتے ہیں الحق کما قال جمع ان اللّٰہ سبحنہ وتعالی لم یقبض نبینا صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ما ابھمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علما نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا کو

لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا اس سب کا علم حضور کو عطا فرما دیا ہاں بعض علوم کی نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا علامہ[۱۲۰] عشماوی کتاب مستطاب الجواہر شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں قیل انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علمہا (ای الخمس) فی آخر الامر لکن امر فیہا بالکتمان وھذا القیل ھو الصحیح

یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہو گیا مگر ان کے چھپانے کا حکم تھا اور یہی قول صحیح ہے۔

تنبیہ جلیل

الحمد للہ یہ بطور نمونہ ایک سو[۱۲۰] بیس عبارات قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عمارت نہ صرف منہدم ہوتی بلکہ قارون اور اسکے گھر کی طرح بفضلہ تعالیٰ تحت الثریٰ پہنچتی ہے اور بحمدہ تعالیٰ یہ کل سے جز ہیں ایسی ہی صدہا نصوص جلیلہ وعظیمہ دیکھنا ہوں تو فقیر کی کتاب مالئ الجیب بعلوم الغیب و رسالہ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون ملاحظہ ہوں کہ نصوص کے دریا میں چھلکتے اور حب مصطفیٰ کے چاند چمکتے اور تعظیم حضور کے سورج دمکتے اور نور ایمان کے تارے جھلکتے اور حق کے باغ لہکتے اور تحقیق کے پھول مہکتے اور ہدایت کے بلبل چہکتے اور نجدیت کے کوے سسکتے اور وہابیت کے بوم بلکتے اور مذبوح گستاخ پھڑکتے والحمد للہ رب العلمین وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ ان نصوص قاہرہ کے مقابل ادھر ادھر سے کچھ عبارات دربارۂ تخصیص غیوب نقل کر لاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ یہ محض جہالت و کج فہمی بلکہ صریح مکاری اور ہٹ دھرمی ہے انصاف وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو دکھاتی ہیں فقیر گزارش کر چکا کہ مسئلہ سوم وخصوص ان اجماعات کے بعد کہ امر چہارم میں معروض ہوئے علمائے اہلسنت کا خلافیہ ہے عامۂ اولیائے کرام و بکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں اور یہی ظاہر نصوص قرآن عظیم و مستفاد احادیث حضور پر نور علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ہے اور بہت اہل رسوم جانب خصوص گئے انہیں بھی شاید نرے متقشفوں کا یہ خیال ہو ورنہ ان کے لیے اسپر ایک باعث ہے جسکا بیان مع چند نظائر نفیسہ فقیر کے رسالہ انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شیء میں مشرح ہے

[۱۲۰] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

تو ایسی عبارات سے ہمیں کیا ضرر تھا ہم نے کب دعوی اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ ہاں تم اپنی جہالت سے
مدعی اجماع تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے تو ہر طرح تمھیں پر قہر کی مار ہو ایجاب جزئی سے موجبہ کلیہ کا
ثبوت چاہنا جنون کا شمار ہو تم دس عبارتیں خصوص میں لاؤ ہم سو نصوص عموم میں دکھا دینگے پھر بحمد اللہ ظواہر
قرآن وحدیث و علما و اولیائے قدیم و حدیث ہمارے ساتھ ہیں اور اسی میں ہمارے محبوب صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں ہمارا رب فرما چکا کہ علمک ما لم تکن تعلم وکان
فضل اللہ علیک عظیما سکھا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے جسے اللہ بڑا کہے
اُسے گھٹانے کیونکر بنی سبحنا اگر بفرض باطل خدا کا فضل عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو مگر ہمنے ظواہر قرآن و حدیث
و تصریحات صدہا ائمہ ظاہر و باطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی زیادہ رفعت
شان چاہ کر اُسے بڑا مانا تو بحمد اللہ تعالی اللہ کے فضل اور اُسکے حبیب کی تعظیم ہی کی اور اگر واقع میں وہ
فضل الٰہی ویسا ہی بڑا تھا اور تمنے برخلاف ظواہر نصوص قرآن وحدیث اُسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمھارا معاملہ
معکوس ہوا فای الفریقین احق بالامن خیال کرلو کونسا فریق زیادہ مستحق امن ہے۔ غرض یہاں چند
پریشان عبارات خصوص کا سُنانا محض جہل ہے یا سخت مکر کلام تو اسمیں ہے کہ تم احتمال عموم بمعنی مرقوم
بلکہ اُس سے بھی لاکھوں درجے ہلکے پر حکم شرک وکفر جڑ رہے ہو گنگوہی جی کی قاطعہ براہین دیکھو صرف اتنی
بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اطلاع ہوجائے علم محیط
زمین ٹھہرا دیا پھر اُسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکم شرک پھٹکار دیا
اور شرک بھی کیسا جسمیں کوئی حصہ ایمان کا نہیں پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا
کروڑ درجوں بڑا ہے پھر ماکان و مایکون کا تو کیا کہنا ہے اسی طرح اور تعمیمات کہ کلام ائمہ دین و علمائے معتمدین
میں گزریں اُنسب کا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو انکا ماننے والا تو پدموں سنکھوں کافر ہوا کہ
ہر ایک کافر ہوگا تو یہی تمھارا امام علیہ ما علیہ تقویۃ الایمان میں بتا چکا کہ کسی بھی غیب کی بات کا علم ثابت
کرے شرک ہے جیسا پھر گنگوہی جی کا شرک تو مجالس میلاد مبارک کی اطلاع پر اُچھلا تھا ان امام جی نے ایک
پیڑ کے پتے ہی جاننے پر شرک کہہ کر گل دیا۔

اب دیکھیے کہ گنگوہی و اسمٰعیل و وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ و علما و محدثین و فقہا و مفسرین و متکلمین و اولیا و صحابہ و انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کو کافر بنا دیا

انھیں کو گنیے جن کے اقوال وارشادات اس مختصر میں گزرے۔

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مولٰنا ملک العلما بحر العلوم علامہ شامی صاحب رد المحتار ائمہ اہلسنت مصنفان عقائد شیخ محقق مولٰنا عبد الحق محدث دہلوی علامہ شہاب خفاجی امام فخر الدین رازی علامہ سید شریف جرجانی علامہ سعد الدین تفتازانی علی قاری مکی امام ابن حجر مکی علامہ محمد زرقانی علامہ عبد الرؤف مناوی امام احمد قسطلانی امام قرطبی امام بدر الدین عینی امام بغوی صاحب تفسیر معالم شیخ علاء الدین علی بغدادی صاحب تفسیر خازن علامہ بیضاوی علامہ نظام الدین نیشاپوری صاحب تفسیر غرائب القرآن علامہ جمل شارح جلالین امام ابوبکر رازی صاحب تفسیر انموذج جلیل امام قاضی عیاض امام زین الدین عراقی استاذ امام ابن حجر عسقلانی حافظ الحدیث احمد عجلاسی ابن قتیبہ ابن خلکان امام کمال الدین دمیری علامہ ابراہیم بیجوری علامہ خنوانی علامہ انجی علامہ ابن عطیہ علامہ عشماوی امام ناصر الدین سمرقندی صاحب ملتقط علامہ بدر الدین محمود بن اسرائیل صاحب جامع الفصولین شیخ عالم بن علا صاحب تاتارخانیہ امام فقیہ صاحب فتاوی حجہ امام عبد الوہاب شعرانی امام یافعی امام اوحد ابو الحسن شطنوفی امام ابن حاج مکی امام محمد صاحب مدیحہ بردہ شریف حضرت مولٰنا جامی حضرت مولوی معنوی حضرت سید عبد العزیز دباغ حضرت سیدی علی خواص حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند حضرت خواجہ عزیزان رامیتنی حضرت شیخ اکبر حضرت سیدی علی وفا حضرت سیدی سلامی دمشقی حضرت سیدی ابو عبد اللہ شیرازی حضرت سیدی ابو سلیمان دارانی حضرت قطب کبیر سیدا حمد رفاعی حضور قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم حضرت امام علی رضا حضرت امام جعفر صادق حضرات عالیہ دیگر ائمہ اطہار حضرت امام مجاہد حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس حضور سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضی عامہ صحابہ کرام بلکہ حضرت خضر بلکہ حضرت موسی بلکہ (خاک بدہن دشمناں) خود حضور سید الانبیا بلکہ (لعنۃ اللہ علی الظلمین) خود اللہ رب العلمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یہ گنتی میں تو ۶۶ ہیں اور ان میں ائمہ

اہلسنت سنفان عقائد جنکا حوالہ علامہ شامی نے دیا اور ائمہ اطہار جنکا حوالہ علامہ سید شریف نے دیا اور تمام صحابہ کرام جنکا حوالہ امام قسطلانی و علامہ زرقانی نے دیا سب خوجا عتیں ہیں اور ہو یہ کہ جب اللہ و رسول تک نوبت ہی تو لگے پچھلے جن و انس و ملک تمام مؤمنین سبھی وہابیہ کی تکفیر میں آگئے ان بیدینوں کا تماشا دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اُسپر کیا کیا روئے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہدیا (گویا جہان انھیں ڈھائی نفروں سے عبارت ہی) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کردیا (گویا اسلام ان بیدینوں کے قافیہ کا نام ہی انکا قافیہ تنگ ہوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ ہوگیا) اور خود یہ حالت کہ اشقیاء علما کو چھوڑیں نہ اولیا کو نہ صحابہ کو نہ انبیا کو نہ مصطفےٰ کو نہ جناب کبریا کو سب پر حکم کفر لگائیں اور خود ہے کھٹے مسلمان کے بچے بنے رہیں الا لعنة اللہ علی الظلمین ہاں ہاں وہابیو گنگوہیو دیوبندیو تھانویو دہلویو امرتسریو بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کرکے منھ کھول کر صاف کہہ ڈالو کہ ہاں ہاں شاہ ولی اللہ سے لیکر فقہا محدثین مفسرین متکلمین اکابر علما اکابر علما سے لیکر اولیا اولیا سے لیکر ائمہ اطہار ائمہ اطہار سے لیکر صحابہ کرام صحابہ کرام سے لیکر انبیائے عظام انبیائے عظام سے لیکر سید الانبیا سید الانبیا سے لیکر واحد قہار تک تمہارے دھرم میں سب کافر ہیں انکی بحث ہو اسمیں کلام ہو دو چار دس بیس عبارات تخصیص دکھائے کروٹیں بدلنے کنے کترنے اُدھڑے اُدھڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہوگیا اور یہ عقیدہ کفر کا ہو مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن کن پاک مبارک دامنوں سے وابستہ ہو احمد رضا کا سلسلہ اعتقاد علما اولیا ائمہ صحابہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اللہ رب العلمین تک مسلسل ملا ہوا ہو والحمد للہ رب العلمین ع گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ ٭ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ پر اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں کیا خوب فرمایا ہو ؎ رومی سخن کفر نگفتست و نگوید ٭ منکر مشویدش ٭ کافر شود آنکس کہ بانکار بر آید ٭ مردود جہاں شد ٭ اب اپنا ہی حال سوجھو کہ تمھاری آگ کا لوکا کہاں تک پہنچا جس نے علما و اولیا و ائمہ و صحابہ و انبیا و مصطفےٰ و حضرت کبریا جل جلالہ پر معاذ اللہ وہی حکم ملعون لگا دیا اور کافر شود مردود جہاں شد کا تمغا

پھر کیا تمہاری یہ آگ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرر پہنچائے گی حاش للہ بلکہ تمہیں کو جلائے گی اور بے توبہ مرے
تو انشاء اللہ القہار ابد الآباد تک ذق انک انت الا تعرف الرشید کا مزہ چکھائے گی پھر بھی ہم کہیں گے
منصفانہ ہی کی تمام ائمہ و اولیا و محبوبان خدا کو تم کافر کہو تو جائے شکایت نہیں انہوں نے قصور ہی ایسا
کیا ہے ابلیس کی وسعت علم مانتی تمہارے کلیجے سکے آنکھوں ٹھنڈک ہوتی براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے
انہوں نے یہ تو کیا نہیں ۔ لیکر چلے وسعت علم تمہارے دشمن محمد رسول اللہ اور انکے غلاموں کی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم پھر ان پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے یہانتک تو پھر
آسان تھی مگر ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہوگی کاذب تو کہدیا کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی اور سب سے بڑھکر تمہ
کے تلے دامن **جناب شاہ ولی اللہ صاحب** کا معاملہ ہے جسے وہابیہ کے لیے سانپ کے مونھ کی
چھچھوندر کہیے تو بجا ہے نہ اُگلتے بنتی ہے نہ نگلتے ڈکسکر چل بسے کہ محمد رسول اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم اون کے غلاموں عارفوں پر ہر چیز روشن ہوتی ہے وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے
ہیں وہانتک جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اسوقت خبر رکھتے ہیں کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے
سے گنگوہی بہادر کا حکم شرک بلکہ تمہاری ادنیٰ سمجھ میں ایک ہی نکاح کی خبر ماننے سے وہ فتاوے حنفیہ
کی تکفیریں اور کہاں یہ دلی اللہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں ۔ ڈھول آپ انہیں کافر نہیں کہتے تو
غریب سنیوں کی تکفیر کیسے بن پڑے اور وہابیت کی سٹی پلید ہو وہ الگ اور اگر جی کڑا کر کے انپر بھی
کفر کی جڑ دی تو وہابیت بچاری کا کٹم ناٹھ ہو گیا ان کے کافر ہوتے ہی اسمٰعیل جی کہ انہیں کے
گیت گائیں انہیں کو امام و مقتدا و پیر و پیشوا و حکیم امت و صاحب وحی و عصمت مانیں کافر در
کافر کافروں کے بچے کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمٰعیل جی کے ویسے ہی ہو جیسے اسمٰعیل جی
حضرت شاہ صاحب کے معتقد و مداح بنتے تھے تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافران
لعین ۔ اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبت ہے کہ کسی پہلو چلو کوئی روپ بدلو وہ ہر پھر کر تمہارے ہی گلے
کا ہار رہتا ہے ۔ گر بمانند زود ور برود باز آید ؛ نکس کفر بود خال رخ وہابی ؛ کذلک
العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ○ وصلی اللہ تعالےٰ علی سیدنا ومولٰنا

محمد و آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین زیادہ نیاز فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

باریلی ۱۴ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۲۹ھ
علی صاحبہا و آلہ افضل صلوٰۃ و تحیۃ آمین



